پیشگوئی فضل عمر نمبر
جلد ۷۴/۳۹
نمبر ۴۳

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
(ایڈیٹر): نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر
ایل
۵۲۵۴

اتوار
۱۲ رجب ۱۴۰۹ ہجری
۱۹ تبلیغ ۱۳۶۸ ہش
۱۹ فروری ۱۹۸۹ء

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا

فضلِ عمر کے ظہور کے بارے میں عظیم الشان بشارت الٰہیہ

"سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا .... وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند ..... جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر مسعود احمد، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ بمقام اشاعت دارالنصر غربی ربوہ قیمت ۳/- روپے

۱۹ تبلیغ ۱۳۶۸ ہش — ۱۹ فروری ۱۹۸۹ء

علومِ ظاہری و باطنی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی تصانیف میں اس بات کو تحدی کے ساتھ پیش فرمایا ہے کہ ہم کہانیوں کے قائل نہیں۔ کل یہ بات تھی اور آج نہیں ہے یہ تو ایسا دعویٰ ہے جو ہر کوئی کر سکتا ہے اگر کل کی باتیں آج میں منتقل نہیں ہوتیں تو کل کے لوگوں کی عظمت ہمارے کس کام کی۔ اس لئے حضور اقدس اکثر فرماتے تھے کہ آپ مذہب کے جس حصہ کو کہانی کے طور پر پیش کرتے ہیں میں اسے ایک ذاتی تجربہ اور حقیقت کے طور پر پیش کرتا ہوں۔

اور حقیقت بھی یہ ہے کہ ساری باتیں گزرے ہوئے کل ہی سے وابستہ کر دی جائیں تو آج کا انسان محروم محض ہوگا۔ پدرم سلطان بود سے کب کسی نے فائدہ اٹھایا ہے جب تک اس نے خود کو بھی سلطانی کی راہ پر ڈال کر نہیں دکھا دیا۔

بیس فروری کی معروف پیشگوئی کے حصے تو بہت سے ہیں آج ہم صرف ایک حصہ کی طرف توجہ دلاتے ہیں اور وہ حصہ ہے "علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا" جس پسرِ موعود کے لئے یہ پیشگوئی تھی اس کے متعلق تو ایک دنیا مانتی ہے کہ وہ "علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا گیا" لیکن کیا اس پیشگوئی کو یہیں ختم ہو جانا تھا کیا آئندہ ہم نے ہمیشہ یہی کہتے رہنا تھا کہ پسرِ موعود ظاہری و باطنی علوم سے پُر ہو گئے۔ ہمیں یقین ہے کہ اس پیشگوئی کو بہت آگے تک جانا تھا۔ جماعت کے افراد نے بھی ظاہری و باطنی علوم سے پُر ہونا تھا۔ انہوں نے دنیا کو دکھانا تھا کہ کیونکر ظاہری و باطنی علوم سے پُر ہوا جاتا ہے۔ اور ہم ایسا خیال کرنے میں اس لئے حق بجانب ہیں کہ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتایا تھا کہ حضور کے پیروکار حصولِ علوم میں دوسروں سے بہت آگے نکل جائیں گے بالفاظ دیگر وہ بھی ایک رنگ میں علوم ظاہری و باطنی سے پُر کئے جائیں گے۔

ہم احباب جماعت اور خاص طور پر نوجوانوں سے گزارش کریں گے کہ حضرت فضل عمر سے متعلق پیشگوئی کے اس حصہ کو خاص طور پر پیشِ نظر رکھیں وہ صرف علومِ ظاہری و باطنی حاصل ہی نہ کریں بلکہ اپنے آپ کو ان سے پُر کرنے کی کوشش کریں۔ اپنی استعدادوں کی تکمیل کو ایک فریضہ سمجھیں اور دنیا کو دکھائیں کہ پسرِ موعود تو علوم ظاہری و باطنی سے پُر تھے ہی ہم بھی ان کی پیروی میں اور ان سے برکت حاصل کرتے ہوئے ان کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں۔

خدا کرے کہ ہم سب علوم ظاہری و باطنی سے پُر ہو جائیں۔

جو تھے پابندِ سلاسل ان کو آزادی ملی
ظلم و استبداد کے ہاتھوں کو بربادی ملی
حرمتِ انسانیت کا ہو گیا پرچم بلند
آمریّت کو ملی تو موت کی وادی ملی

ابوالاقبال

حضرتِ فضلِ عمرؒ

مشعلِ توحید لے کر جب اُٹھے فضلِ عمر
اہتمامِ ظلمتِ شب ہو گیا زیر و زبر

یوں بڑھے جیسے کہ منزل خود قریب آنے لگی
تیز تر ہوتا گیا ہر گام پہ ہر ہمسفر

علم و عرفاں کی حقیقت کے حقیقی رازداں
ان کے نقشِ پا سے وابستہ رہے فتح و ظفر

ان کے دم سے ہو گئے آزاد پابندِ جہاں
ہر طرف پھل دے رہا ہے خدمتِ دیں کا شجر

ہر طرف بیدار ہے اِک جذبۂ حُسنِ عمل
دیں کی ہر اک بات ہے اب آگہی کی راہ پر

آسمانوں کی تجلّی سے زمیں روشن ہوئی
اور زمیں کی ہو گئی رخشندگی پائندہ تر

علمِ قرآں ایک دریا کی طرح بہنے لگا
نغمۂ تحمید سے مسحور ہیں سب بحر و بر

سایۂ فضلِ خدا ان کے توسط سے ملا
راندۂ درگاہ پر پڑنے لگی سب کی نظر

وہ جو تھے مقہور ان کے نام سلطانی لگی
زمرۂ اقوامِ عالم میں بنے وہ دیدہ ور

حضرت فضلِ عمر کی بات، چند اشعار میں
بس یہیں خاموش ہو جا اے نسیمِ بے خبر

(نسیم سیفی)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

" یہ پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشّان نشانِ آسمانی ہے۔ جس کو خدائے کریم جلّشانہ نے .... ظاہر فرمایا ہے۔ اور درحقیقت یہ نشان ایک مُردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اولیٰ، اکمل و افضل و اتم ہے۔ کیونکہ مُردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جناب الٰہی میں دعا کر کے ایک رُوح کو واپس منگوایا جاوے۔ جسکے ثبوت میں معترضین کو بہت سی کلام ہے مگر اس جگہ بفضلہ تعالیٰ و احسانہٖ و بہ برکت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت رُوح کے بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں۔ سو اگر بظاہر یہ نشان احیاءِ موتیٰ کے برابر معلوم ہوتا ہے۔ مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مُردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے۔ مُردوں کی بھی رُوح ہی دُعا سے واپس آتی ہے اور اس جگہ بھی دُعا سے ایک رُوح ہی منگائی گئی ہے۔ مگر اُن روحوں اور اِس رُوح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے۔"

(اشتہار ۲۲ ر فروری ۱۸۸۶ء بروز دوشنبہ)

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا • جو ہوگا ایک دن محبوب میرا

کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا • دکھاؤں گا کہ اِک عالم کو پھیرا

بشارت کیا ہے اِک دِل کی غذا دی

فسبحان الذی اخزی الاعادی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ کا منظوم کلام:

خدا تعالیٰ کا شکر اور دعا بزبان حضرت اماں جان

ہے عجب میرے خدا میرے پہ احساں تیرا
کس طرح شکر کروں اے مرے سلطاں تیرا

ایک ذرہ بھی نہیں تو نے کیا مجھ سے فرق
میرے اس جسم کا ہر ذرّہ ہو قرباں تیرا

سر سے پا تک ہیں الٰہی ترے احساں مجھ پہ
مجھ پہ برسا ہے سدا فضل کا باراں تیرا

تو نے اس عاجزہ کو چار دیئے ہیں لڑکے
تیری بخشش ہے یہ اور فضل نمایاں تیرا

پہلا فرزند ہے محمودؔ، مبارکؔ چوتھا
دونوں کے بیچ بشیرؔ اور شریفاںؔ تیرا

تو نے ان چاروں کی پہلے سے بشارت دی تھی
تو وہ حاکم ہے کہ ٹلتا نہیں فرماں تیرا

تیرے احسانوں کا کیونکر ہو بیاں اے پیارے
مجھ پہ بے حد ہے کرم اے مرے جاناں تیرا

تخت پر شاہی کے ہے مجھ کو بٹھایا تو نے
دین و دنیا میں ہوا مجھ پہ ہے احساں تیرا

کس زباں سے میں کروں شکر کہاں ہے وہ زباں
کہ میں ناچیز ہوں اور رحم فراواں تیرا

میری اولاد کو تو ایسی ہی کر دے پیارے
دیکھ لیں آنکھ سے وہ چہرۂ تاباں تیرا

عمر دے، رزق دے اور عافیت و صحت بھی
سب سے بڑھ کر یہ کہ پا جائیں وہ عرفاں تیرا

صبر جو پہلے تھا اب مجھ میں نہیں ہے پیارے
دکھ سے اب مجھ کو بچا نام ہے رحماں تیرا

ہر مصیبت سے بچا اے میرے آقا ہر دم
حکم تیرا ہے زمیں تیری ہے دوراں تیرا

منظوم کلام سیدنا حضرت فضل عمر

احمدیوں کیلئے دعائیہ اشعار

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذّت خدا کرے

توحید کی ہو لب پہ شہادت خدا کرے
ایمان کی ہو دل میں حلاوت خدا کرے

پڑ جائے ایسی نیکی کی عادت خدا کرے
سرزد نہ ہو کوئی بھی شرارت خدا کرے

مل جائیں تم کو زہد و امانت خدا کرے
مشہور ہو تمہاری دیانت خدا کرے

بڑھتی رہے ہمیشہ ہی طاقت خدا کرے
جسموں کو چھو نہ جائے نقاہت خدا کرے

مل جائے تم کو دین کی دولت خدا کرے
چمکے فلک پہ تارۂ قسمت خدا کرے

ٹل جائے جو بھی آئے مصیبت خدا کرے
پہنچے نہ تم کو کوئی اذیت خدا کرے

منظور ہو تمہاری اطاعت خدا کرے
مقبول ہو تمہاری عبادت خدا کرے

راضی رہو خدا کی قضا پر ہمیشہ تم
لب پر نہ آئے حرفِ شکایت خدا کرے

اخلاص کا درخت بڑھے آسماں تک
بڑھتی رہے تمہاری ارادت خدا کرے

اٹھتا رہے ترقی کی جانب قدم ہمیشہ
ٹوٹے کبھی تمہاری نہ ہمت خدا کرے

ہر گام پر فرشتوں کا لشکر ہو ساتھ ساتھ
ہر ملک میں تمہاری حفاظت خدا کرے

تم ہو خدا کے ساتھ خدا ہو تمہارے ساتھ
ہوں تم سے ایسے وقت میں رخصت خدا کرے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

"اگر ساری جماعت تیرے دین سے پھر جائے تو میں اس کیلئے اپنی جان لڑا دوں گا"

خدا تعالیٰ سے سیدنا حضرت فضل عمر کا ایک عہد اور اسکی تکمیل

"کسی مقصد کیلئے یہ جان لینا ضروری ہوتا ہے کہ یہ کام صرف میں نے ہی سرانجام دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مُرسل جب آتے ہیں اس وقت ہر شخص جو انکی جماعت میں داخل ہوتا ہے یہ سمجھتا ہے کہ دین کا کام میرے سوا اور کسی نے نہیں کرنا۔ جب وہ یہ سمجھ لے تو وہ اس کی انجام دہی کے لیے اپنی ساری قوتیں صرف کر دیتا ہے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ وہ مجنوں بن جاتا ہے۔ حضرت.... جب فوت ہوئے تو میں نے اس قسم کی آوازیں سنیں کہ آپ کی وفات بے وقت ہوئی ہے .... میری عمر اس وقت اُنیس سال کی تھی۔ میں نے جب اس قسم کے فقرات سنے تو میں آپ کی لاش کے سرہانے جاکر کھڑا ہو گیا اور میں نے خدا تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے دعا کی کہ اے خدا یہ تیرا محبوب تھا۔ جب تک یہ زندہ رہا اس نے تیرے دین کے قیام کیلئے بے انتہا قربانیاں کیں۔ اب جبکہ اس کو تُو نے اپنے پاس بلالیا ہے لوگ کہہ رہے ہیں کہ اس کی وفات بے وقت ہوئی ہے۔ ممکن ہے ایسا کہنے والوں یا ان کے باقی ساتھیوں کے لیے اس قسم کی باتیں ٹھوکر کا موجب ہوں اور جماعت کا شیرازہ بکھر جائے اس لیے اے خدا میں تجھ سے یہ عہد کرتا ہوں کہ اگر ساری جماعت بھی تیرے دین سے پھر جائے تو میں اس کے لیے اپنی جان لڑا دوں گا۔ اس وقت میں نے سمجھ لیا تھا کہ یہ کام میں نے ہی کرنا ہے اور یہی ایک چیز تھی جس نے انیس سال کی عمر میں ہی میرے دل کے اندر ایک ایسی آگ بھر دی کہ میں نے اپنی ساری زندگی دین کی خدمت پر لگا دی اور باقی تمام مقاصد کو چھوڑ کر صرف یہی ایک مقصد اپنے سامنے رکھ لیا کہ حضرت ...... جس کام کیلئے تشریف لائے تھے وہ اب میں نے ہی کرنا ہے۔ وہ عزم جو اس وقت میرے دل کے اندر پیدا ہوا تھا آج تک میں اس کو نت نئی چاشنی کے ساتھ اپنے اندر پاتا ہوں۔ اور وہ عہد جو اس وقت میں نے آپکی لاش کے سرہانے کھڑے ہو کر کیا تھا وہ خضر راہ بن کر مجھے ساتھ لیئے جاتا ہے۔

میرا وہی عہد تھا جس نے آج تک مجھے اس مضبوطی کے ساتھ اپنے ارادہ پر قائم رکھا کہ مخالفت کے سینکڑوں طوفان میرے خلاف اٹھے مگر وہ اس چٹان کے ساتھ ٹکرا کر اپنا ہی سر پھوڑ گئے جس پر خدا تعالیٰ نے مجھے کھڑا کیا تھا۔ اور مخالفین کی ہر کوشش ہر منصوبہ اور ہر شرارت جو انہوں نے میرے خلاف کی وہ خود انہی کے آگے آتی گئی اور خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل کے ساتھ مجھے ہر موقعہ پر کامیابیوں کا منہ دکھایا۔ یہاں تک کہ وہی لوگ جو حضرت ..... کی وفات کے وقت یہ کہتے تھے کہ آپ کی وفات بے وقت ہوئی ہے۔ آپ کے مشن کی کامیابیوں کو دیکھ کر انگشت بدنداں نظر آتے ہیں۔"

اقتباس از ارشاد حضرت فضل عمر فرمودہ ۵ ، جون ۱۹۴۷ء

Digitized By Khilafat Library Rabwah

سرزمین افریقہ پر حضرت فضل عمر کے لگائے ہوئے گلستان کے

خوشنما برگ و بار

افریقہ میں جماعت احمدیہ کی خدمات کا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی زبان مبارک سے تذکرہ

افریقہ کے علاقے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ کو غیر معمولی خدمات کی توفیق مل رہی ہے۔ روحانی میدان میں دلوں کی تاریکیاں دور کرنے کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ علمی اور طبی میدان میں بھی بلا تمیز مذہب وملت اہل افریقہ کی گراں قدر خدمات بجا لا رہی ہے۔ آج افریقہ میں احمدیہ کا لفظ احترام اور نیک نامی کی علامت ہے جس کے اظہار آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔

سیدنا حضرت فضل عمر نے اللہ تعالیٰ کی ہزاروں رحمتیں آپ پر ہوں مغربی افریقہ کے اس علاقے میں ۱۹۲۱ء میں مربیان احمدیت روانہ فرمائے تاکہ اس علاقے کو اللہ تعالیٰ کی توحید کے نور سے منور کیا جاسکے۔ انہی مشنوں نے آج بڑھتے بڑھتے موجودہ صورت حاصل کی ہے۔

افریقہ میں مربیان سلسلہ بھیجنے کا خیال حضور کو کس طرح آیا اس کے بارے میں حضرت فضل عمر خود فرماتے ہیں :-

"مجھے افریقہ میں (دعوت دین حق۔ ناقل) کی ابتدائی تحریک درحقیقت اس وجہ سے ہوئی کہ میں نے ایکدفعہ حدیث میں پڑھا کہ حبشہ سے ایک شخص اٹھے گا جو عرب پر حملہ کرے گا۔ اور مکہ مکرمہ کو تباہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ جب میں نے یہ حدیث پڑھی اسی وقت میرے دل میں یہ تحریک پیدا ہوئی کہ اس علاقے کو (احمدی۔ ناقل) بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ یہ انذاری خبر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹل جائے اور مکہ مکرمہ پر حملہ کا کوئی خطرہ باقی نہ رہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہمیں بعض دفعہ منذر رؤیا آتا ہے تو ہم فوراً صدقہ کرتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی کی موت کی خبر ہمیں ہوتی ہے تو وہ صدقہ کے ذریعہ ٹل جاتی ہے اور صدقہ کے ذریعہ موت کی خبریں ٹل جاتی ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ اگر افریقہ کے لوگوں کو (احمدی ناقل) بنالیا جائے تو وہ خطرہ جس کا احادیث میں ذکر آتا ہے نہ ٹل سکے۔

حضرت فضل عمر کا لگایا ہوا یہ پودا آج کس شان کے ساتھ برگ وبار لا رہا ہے اس کا ذکر حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبان مبارک سے سنیئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ برطانیہ ۱۹۸۸ء کے موقع پر فرمایا :-

مجلس نصرت جہاں

مجلس نصرت جہاں کی داستان تو بہت ہی وسیع ہے اور مشرق اور مغرب کے افریقن ممالک میں پھیلی پڑی ہے۔ اس وقت تک نصرت جہاں سکیم کے تابع اور تحریک جدید کے انتظام کے تابع (ان دونوں کو اب میں نے اکٹھا کر دیا ہے) ۲۶ ہسپتال مختلف ممالک میں کام کر رہے ہیں۔ اور اب ہم اس کام کو تیزی سے پھیلانے کے منصوبے بنا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے ڈاکٹروں کی ایسوسی ایشن اس بارہ میں بہت مددگار ثابت ہو رہی ہے مغربی افریقہ کے دورہ کے بعد جب میں نے تحریک کی کہ اب ہمیں مزید ڈاکٹروں کی ضرورت ہے اور کئی قسم کے صاحب فن احمدیوں کی ضرورت ہے تو جہاں تک ڈاکٹروں کا تعلق ہے انگلستان اور امریکہ کے ڈاکٹروں کی ایسوسی ایشن نے فوری تعاون کیا ایسوسی ایشن کی طرف سے بعض نام پیش کئے گئے کہ یہ اپنے خرچ پر مغربی افریقہ کے ممالک کا دورہ کریں گے اور وہاں کے ہسپتالوں کے معیار کو بہتر بنانے کے مشورے دیں گے اور ان کو سامان بھجوانے میں مدد کریں گے۔ ہر قسم کا اور نہایت اعلیٰ قسم کا طبی سامان ان ممالک میں اس طرح بھی مل جاتا ہے کہ بعض دفعہ بغیر خرچ کے بہت ہی قیمتی آلات مہیا ہو جاتے ہیں۔ ایسوسی ایشن کا یہ کام تھا کہ وہ ان باتوں پر بھی نظر رکھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نمائندے بھجوانے میں بھی کامیاب ہو چکے ہیں اور نمائندوں کی خوشکن رپورٹیں بھی مجھے مل چکی ہیں۔ اور مارکیٹ اور ہسپتالوں سے وہ رابطے بھی قائم کر رہے ہیں۔

۲۰ لاکھ کا آلہ مفت

ہماری ضرورتیں خدا تعالیٰ کس طرح پوری کرتا ہے اس کی ایک مثال یہ ہے کہ انگلستان میں ہسپتالوں کی طرف سے ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ بہت سے ایسے آلات جو زیر استعمال تھے اور بہت ہی قیمتی ہیں وہ انہیں DISPOSE OFF کرنا چاہتے ہیں۔ دینا چاہتے ہیں۔ کیونکہ اس قسم کا ایک نیا آلہ ایجاد ہو چکا ہے اور ہسپتال کے معیار کا تقاضا ہے کہ نیا آلہ خریدا جائے۔ اب پرانے آلے کی یہاں کوئی مارکیٹ نہیں ہے اس لئے وہ اُسے کسی کو مفت دینا چاہتے ہیں جو آئے اور اٹھا کرلے جائے۔ ایک آلہ جس کی قیمت کا اندازہ مجھے بیس لاکھ پونڈ بتایا گیا ہے اور وہ آلہ نہایت اچھی حالت میں ہے وہ ایک ہسپتال نے ہمارے ڈاکٹروں کی ایسوسی ایشن کے ایک ڈاکٹر کو پیش کیا ہے اور ہم اس کو افریقہ کے ایک ملک میں نصب کریں گے۔ اور جہاں تک میرا علم ہے ان ممالک میں سے کسی ایک میں بھی وہ آلہ پہلے نصب نہیں ہے اس طرح اب اللہ تعالیٰ جماعت کے ڈاکٹروں کی ایسوسی ایشن کو بھی ان کاموں میں ہاتھ بٹانے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔

اس وقت تک جو واقفین ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں ان کی تفصیل یہ ہے کہ پاکستان کے ۲۲، بھارت کے ۳، ماریشس کے ۲، نائیجیریا کے ۲، غانا اور انگلینڈ کے ایک ایک ڈاکٹر اس وقت وقف کر کے مغربی اور مشرقی افریقہ میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

سوا دو لاکھ مریضوں کا علاج

۲۳۱۰۰۰ مریضوں کا امسال علاج کیا گیا ان میں سے ۱۲۹۴۰ مریضوں کا بالکل مفت علاج کیا گیا۔ باقیوں سے انکی توفیق کے مطابق فیسیں لی جاتی رہیں۔ جو فیسیں ہمیں ہمارے ہسپتالوں سے ملی ہیں ان میں سے ایک پیسہ بھی کسی افریقن ملک سے نہ باہر نکالا ہے اور نہ آئندہ نکالا جائے گا۔ بلکہ کلیتہً اسی ملک کی خدمت پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اور کچھ حصہ سکولوں کو چلانے میں استعمال ہوتا ہے اور کچھ نئے ہسپتال بنانے یا ہسپتال کے معیار کو بلند کرنے پر خرچ ہوتا ہے۔ مشرقی افریقہ ہسپتالوں کے لحاظ سے بہت پیچھے رہ گیا ہے۔ مجھے کل جب یہاں کینیا کا وفد ملا تو انہوں نے مجھ سے ذکر کیا کہ ہمیں بھی ہسپتالوں کی ضرورت ہے میں نے ان کو بتایا اور اب سب کو بتا رہا ہوں کہ جماعت احمدیہ تو تیار ہے اور مرکز احمدیت ہر اس ملک سے تعاون کرے گا جو خدمت کے لئے ہسپتال بنانا چاہتا ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اس لئے مرکز کی طرف سے کوئی روک نہیں اس لئے آپ اپنا حوصلہ اور ہمت بڑھائیں۔ کام کرنے کی اہلیت دکھائیں تو (اللہ تعالے نے چاہا تو) آپ کو ضرور مرکز کی طرف سے ہر قسم کی مدد ملے گی۔ لیکن جہاں تک ڈاکٹروں کا تعلق ہے مگر ابھی تک یہی نظر آرہا ہے کہ خدا تعالے ساری ضرورتیں پوری کر رہا ہے لیکن تحریک کے بعد جتنی مجھے توقع تھی واقفین ڈاکٹروں کے نام پیش ہونے کی ابھی تک وہ توقع پوری نہیں ہوئی۔ میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت کے ڈاکٹرز خالصتہً للّٰہ قربانی کے جذبہ سے اپنے آپ کو افریقہ میں خدمت کے لئے پیش کریں گے۔ ساری عمر کے لئے نہیں تو تین ماہ کے لئے ہی وقف کر دیں۔ یہ کوئی بڑا لمبا عرصہ یا مشکل کام نہیں ہے۔

تین سال خدمت کریں پھر اگر خدمت کا چسکہ اتنا نہ پڑ جائے کہ آپ خود وہاں ٹھہرنے کی درخواست کریں تو ہم آپ کو آپ کے اپنے ملک واپس جانے کی اجازت دے دیں گے۔

نصرت جہاں کا بجٹ جس رفتار سے ترقی کر رہا ہے۔ اس کا اندازہ اعداد و شمار سے ہوتا ہے ۸۵-۱۹۸۴ء میں اس کا بجٹ ۸ کروڑ تھا اور اب ۱۲ کروڑ ۵۷ لاکھ ہو چکا ہے۔ لیکن جس طرح میں ہسپتالوں کا جال پھیلانا چاہتا ہوں اگر اللہ تعالے توفیق عطا فرمائے تو چند سالوں میں یہ بجٹ ایک ارب تک پہنچ سکتا ہے بلکہ آگے بڑھ سکتا ہے۔ (اللہ نے چاہا تو۔ ناقل)

ہسپتالوں میں جو ڈاکٹروں کو خصوصیت کے ساتھ کامیابی ہو رہی ہے اس ضمن میں ان کے فن کا اتنا دخل نہیں جتنا خدا کی رحمت اور فضل کا دخل ہے میں یہ ہسپتال دیکھ کے آیا ہوں۔ اور بعض ہسپتال دیکھ کر یوں لگتا تھا کہ دل بیٹھ جائے گا۔ کس طرح کوئی ڈاکٹر ایسی جگہ میں کسی خطرناک اپریشن کی جراءت کر سکتا ہے۔ لالٹینوں کی روشنی میں اندھیرے کمروں میں جہاں ٹڈیوں مکھیوں اور مچھروں کی بہتات تھی۔ جہاں دیواروں کے ساتھ کائی لگی ہوئی تھی۔ جہاں ایک ٹوٹا پھوٹا میز اپریشن کے لئے تھا۔ وہاں ڈاکٹرز اتنے بڑے بڑے اپریشن کرتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے اور خدا کے فضل کا ثبوت یہ ہے کہ احمدی ڈاکٹروں کی شفاء کا معیار دوسرے ہسپتالوں کے ڈاکٹروں کے مقابل پر غیر معمولی طور پر زیادہ ہے۔

احمدی ہسپتالوں کی نیک نامی

سیرالیون میں ۹۱ میل کے علاقے میں جہاں اب ہم ایک بڑا ہسپتال بنا رہے ہیں وہاں ایک کلینک تھا۔ جب میں وہاں گیا تو وہاں کے بڑے بڑے معززین مجھ سے ملنے کے لئے آئے ان سے گفتگو ہوئی۔ میں نے ان سے کہا کہ میں نے جو کلینک دیکھا ہے اس کی تو کوئی حیثیت ہی نہیں ہے آپ لوگوں کے پاس تو بڑے بڑے ہسپتال موجود ہیں۔ آپ یہ کیا کر رہے ہیں، میرے شکریے ادا کر رہے ہیں کہ بڑی خدمت کی ہے آپ نے اور ہم خصوصاً شکریہ ادا کرنے کی غرض سے پہنچے ہیں۔ آخر بات کیا ہے؟ انہوں نے کہا بات یہ ہے کہ بڑے بڑے ہسپتال ہم نے دیکھ لئے ہیں۔ جو شفا احمدیہ کلینک میں ہے اس کا عشر عشیر بھی کسی اور ہسپتال میں نہیں۔ اس لئے ہم مجبور ہیں اس کلینک کی طرف متوجہ ہونے پہ اور ہم آپ کا شکریہ ادا کرنے پر بھی مجبور ہیں۔ یہ آپ کا ہم پر احسان ہے کہ آپ نے ایسے ایسے ڈاکٹرز بھجوائے ہیں۔

اس علاقے کے ایک دوست ورلڈ بنک میں ایک بہت بڑی پوسٹ پر فائز ہیں اور سارے افریقہ کے ممالک کے نمائندہ کے طور پر وہ یونائیٹڈ مشنز کی طرف سے مامور ہیں یا ورلڈ بنک کی طرف سے مامور ہیں۔ ہمارے بھائی ایم ایم احمد نے ان سے جب ذکر کیا کہ میں وہاں دورہ پر گیا تھا تو انہوں نے بتایا کہ وہ اتنا خوش ہوئے اور وہاں کے کلینک کی اتنی تعریف کی کہ وہ کہتے ہیں کہ میں حیران رہ گیا اتنا وہ زیر احسان ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میری طرف سے یہ درخواست کریں کہ اس کلینک کو بڑھا کر ہسپتال کی شکل دے دی جائے۔ گو یہ فیصلہ ہم پہلے ہی کر چکے تھے۔ اسی طرح ایک ڈاکٹر لئیق صاحب ہیں سیرالیون میں۔ اُن کے ہسپتال میں میں نے جا کر دیکھا تو دیواروں میں دراڑیں پڑی ہوئی ہیں۔ ایک طرف سے بنیادیں بیٹھ رہی ہیں ایک طرف سے بنیادیں وہیں کی وہیں کھڑی ہیں۔ اور ایسا معلوم دیتا ہے کہ ساری عمارت ٹیڑھی ہو چکی ہے اور کسی وقت بھی چھت سر پر آ پڑے گی وہاں ڈنڈوں کے سہارے انہوں نے چھت کو سنبھالا ہوا تھا اور جو ہسپتال کا کمرہ دکھایا وہاں جھینگر اور ہر قسم کے حشرات اور کیڑے مکوڑے کثرت سے موجود تھے۔ اور ڈاکٹر کی نیک نامی ایسی کہ وہ علاقے کا سب سے زیادہ ہر دلعزیز ہسپتال ہے۔ کیونکہ اللہ تعالے کے فضل سے اس کو غیر معمولی شفا حاصل ہے۔ ایک بات ہو یا دو باتیں ہوں تو انسان اتفاق کہتا ہے لیکن جہاں جہاں میں افریقہ میں گیا ہوں۔ ہسپتالوں کے معیار کے مقابل پر شفا کا معیار غیر معمولی طور پر بلند ہے۔ اس میں انسان کے ہاتھ کی چالاکی کا دخل نہیں بلکہ یہ محض خدا کی رحمت کا ہاتھ ہے۔ جو یہ اعجاز دکھا رہا ہے اور اللہ تعالے کے فضل سے نصرت جہاں سکیم دن بدن آگے بڑھتی چلی جارہی ہے۔ آپ بھی دعاؤں کے ذریعہ اور آپ میں سے جو وقف کی اہلیت رکھتے ہیں وقف کے ذریعہ اس نیک تحریک میں حصہ لیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

احمدیہ سکولوں کا وقار

اسکولوں کا یہ عالم ہے کہ مثلاً گیمبیا کے ایک سکول میں مجھے یہ معلوم کر کے تعجب ہوا کہ ایک منسٹر صاحب نے اپنے بچے کو وہاں احمدیہ سکول میں رکھا ہوا ہے جبکہ ان کے گھر کے پاس بہت بڑا گورنمنٹ کا اسکول موجود ہے۔ جب میں نے پتہ کیا کہ یہ کیا بات ہے تو انہوں نے کہا کہ آپ کے اسکول کا تو معیار ہی بہت بلند ہے کوئی مقابلہ ہی نہیں ہے اس کا۔ احمدیہ اسکول افریقہ میں اعلیٰ معیار کا ایک نشان بن چکا ہے۔ اور ان اسکولوں کا اتنا زیادہ نیک اثر ہے کہ اگر آپ سیرالیون کا ایک سرے سے دوسرے سرے تک دورہ کریں تو آپ حیران رہ جائیں گے کہ جگہ جگہ احمدیہ اسکولوں کے بورڈ لگے ہوں گے۔

ایک موقعہ پر ایک بہت بڑے ہال میں ایک عظیم الشان جلسہ سے مجھے خطاب کرنے کا موقعہ ملا۔ وہاں ناردرن زون کے بشپ بھی موجود تھے۔ وہاں عیسائی اور مسلمان ملے جلے ہیں لیکن عیسائی بہت کثرت سے ہیں۔ وہاں بھی میں نے جماعت کے اس نیک اثر کا مشاہدہ کیا کہ تمام عیسائی بلا استثناء جو ہال میں موجود تھے۔ جب نعرۂ تکبیر کی صدا بلند ہوتی تھی تو ساتھ ہی وہ بھی نعرہ لگاتے تھے۔ اللہ اکبر...... جب سب کہتے تھے کہ احمدیت زندہ باد تو ساتھ یہ بھی احمدیت زندہ باد کا نعرہ لگاتے تھے۔ اس تجربے میں کوئی استثناء نہیں ہے۔ جماعت کی خدمت اور جماعت احمدیہ کی نیکی اور تقویٰ کا اتنا وقار ہے کہ باوجود اس کے کہ سیرالیون میں جگہ جگہ پولیس یا ملٹری بیٹھی ہوئی ہے اور کسی مسافر کو خواہ وہ بس کا مسافر ہو یا کار کا بغیر تلاشی کے گزرنے نہیں دیتی۔ کیونکہ سیرالیون میں بہت سی ہیرے کی کانیں ہیں جن کے ہیرے دنیا لوٹ کر کھا چکی ہے اور حکومت کو کچھ نہیں ملتا وہ سمگل ہو جاتے ہیں۔ حکومت غریب ہے اور یہ فرد امیر ہو رہے ہیں یا جو ملک سمگلنگ کر رہے ہیں وہ امیر ہو رہے ہیں۔ لیکن آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ تمام سیرالیون میں جب یہ کہہ دیا جائے کہ میں احمدی ہوں تو پولیس کہتی ہے کہ آپ کی تلاشی کی ضرورت نہیں آپ آگے نکل جائیں۔ جب ہمارا قافلہ چلنے لگا تو آئی جی پولیس سے ہمارا وفد ملا اور ان سے کہا کہ قافلہ میں جماعت احمدیہ کے سربراہ ہیں اور ہم نہیں چاہتے کہ کہیں غلطی سے بھی ایک کار ہماری روکی جائے۔ لہٰذا آپ ہمیں ایک ہدایت جاری کر دیں۔ انہوں نے کہا یہ تو معمولی بات ہے لیکن آپ کے پاس اپنا پاسپورٹ موجود ہے۔ آپ ہر کار کے اوپر موٹے حروف میں "احمدیہ" کا لفظ لکھوا دیں اور یہ لفظ کافی ہے پھر کہیں پولیس یا فوج کا سپاہی آپ کو نہیں روکے گا۔ چنانچہ بالکل یہی ہوا۔ قافلہ کے ساتھ جو کاریں تھیں ان کے متعلق تو ہدایات بھی تھیں کہ ان کو کہیں بھی نہیں روکنا۔ لیکن قافلے کے علاوہ جو کاریں تھیں اور پیچھے رہ جاتی تھیں ان پر بھی احمدیہ لکھا دیکھ کر کہتے تھے کہ تمہیں روکنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

غرض وہاں سکولوں کا، ہسپتالوں کا احمدیت کے نیک اخلاق کا بڑا گہرا اثر ہے۔ اور افریقہ کے دیگر ممالک میں بھی خدا کے فضل سے میں نے بہت ہی شاندار اثرات دیکھے ہیں۔ اس لئے جو ڈاکٹر یا استاد اس خدمت میں حصہ لے گا میں اس کو بتاتا ہوں کہ آدھا میدان تو پہلے ہی سر ہو چکا ہے رفیق تیار ہیں۔ اب وہ مشکل حالات نہیں ہیں جو پہلے ہوا کرتے تھے۔ پہلے ہمارے مربیان اور ڈاکٹروں کو اتنی تکالیف میں وقت گذارنا پڑتا ہے اور ایسے ایسے مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ اگر ان کی داستان آپ سنیں تو آپ کے دل دہل جائیں۔

احمدی مربیان کی قربانیاں

ہمارے بعض مربیان کو وہاں اس طرح خدمت انجام دینی پڑی ہے کہ مسلسل کئی سال تک سوائے روٹی اور نمک مرچ کے کوئی سالن نصیب نہیں ہوا۔ دودھ نصیب نہیں۔ کوئی اور نعمت نہیں ملی اس طرح انہوں نے مسلسل کئی سال گزارے کئے۔ یہ پرانے وقتوں کی باتیں آپ کو بتا رہا ہوں۔ اور احمدی ڈاکٹروں نے بھی بڑے مشکل حالات میں اپنے آپ کو ESTABLISH کیا اور خدا کے فضل سے احمدیہ ہسپتالوں کا وقار قائم کیا ہے۔ اب ان عظیم الشان راہوں پر جو آپ کے لئے کشادہ کی جا چکی ہیں ان پر آگے قدم بڑھائیں اور خدمت سے حصہ لیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تا کہ آئندہ نسلیں پھر آپ کے نام کو محبت اور عظمت سے یاد کریں اور آپ کے لئے دعائیں کریں۔ جس طرح ہم پچھلی نسلوں کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔

اہل افریقہ کی عظمت

نصرت جہاں نو اسکیم سے متعلق کچھ پیش کرنے سے پہلے میں آپ کو افریقہ سے متعلق کچھ مزید باتیں کہنی چاہتا ہوں۔ افریقہ کے دورہ میں جو چند امور خصوصیت کے ساتھ میرے سامنے ابھرے وہ افریقی کردار سے متعلق ہیں۔ ایک بہت ہی عظیم الشان قوم ہے۔ افریقہ کے کسی ایک ملک کی میں بات نہیں کر رہا۔ سارے افریقہ کی بات کر رہا ہوں۔ بعض اتنی حسین عادتیں ہیں ان میں۔ بعض ایسی خوبیاں ہیں کہ ان کی وجہ سے میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ان قوموں کو کبھی ضائع نہیں ہونے دے گا۔ اور ان کی سعادت کو قبول فرمائے گا اور ان کو جلد ہدایت نصیب کرے گا بلکہ ساری دنیا کے لئے ان کو ہدایت کا موجب بنائے گا۔ اس دورہ کے بعد میرا دل یقین سے بھر گیا ہے کہ جس براعظم کو دنیا اپنی جہالت اور لاعلمی میں تاریک براعظم کہتی ہے وہ تمام دنیا کے لئے روشنی کا مینار بن کے ابھرنے والا ہے۔ وہیں سے روشنی کے سورج طلوع ہوں گے۔ اور تمام دنیا کی ہدایت کے سامان وہیں سے پیدا ہوں گے اور ساری دنیا میں پھیلیں گے۔ میں ان کے مزاج اور کردار میں یہ باتیں دیکھ کر آیا ہوں گویا لکھی ہوئی تقدیریں ہیں جو میں پڑھ کے آیا ہوں اس لئے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر افریقہ کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں گے تو تمام بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو آپ پیش کر رہے ہوں گے۔ آج اگر آپ افریقہ کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں گے تو آپ دنیا کے کل کے مستقبل کے لئے اپنے آپ کو پیش کر رہے ہوں گے

افریقہ کی ایک خوبی۔ بنیادی تقویٰ

ان خوبیوں میں سے چند خوبیاں میں آپ کو بتاتا ہوں کہ ایک تو یہ کہ ان قوموں میں بنیادی تقویٰ پایا جاتا ہے۔ شدید سے شدید مخالف بھی ہو اگر اسے دلیل سے سمجھا دیا جاتا ہے فوراً اپنے آپ کو تبدیل کر لیتا ہے۔ ایک حیرت انگیز تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے اور اس میں کوئی شرم محسوس نہیں کرتے۔ میں نے دورہ کے عرصہ میں بعض مخالفین سے بھی گفتگو کی۔ بعض علماء استقبالیہ میں بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ مثلاً ایک عالم ایسے تھے کہ ان کے متعلق یہ کہا گیا کہ یہ تو شروع سے ہی جماعت کے سب سے بڑے مخالف ہیں اور یہ اپنے آپ کو تبدیل نہیں کرتے جب استقبالیہ میں میں نے بات شروع کی تو انہوں نے سب سے پہلے اٹھ کر ایک دم سوال کیا کہ باقی باتیں چھوڑیئے ہمیں صرف ختم نبوت کے متعلق بتائیے۔ ان کا خیال تھا کہ یہ وہ مضمون ہے جہاں ہم احمدیت پر حملہ کر سکتے ہیں اور سارے سننے والے احمدیت سے بدظن ہو جائیں گے۔ چنانچہ جتنا وقت تھا وہ سارا وقت میں نے اس سوال کے جواب میں لگا دیا۔ اور وہ جو تمام مخالفین کے سربراہ اور علاقے کے جو بڑے عالم تھے ان کا یہ حال تھا کہ چند منٹ کے بعد ان کا چہرہ پگھلنا شروع ہو گیا اور پھر بڑی زور سے انہوں نے تائید میں سر ہلانا شروع کیا۔ پھر ان کے چہرے میں محبت ظاہر ہوئی پھر یہ حال ہوا کہ آخر پر جب یہ اعلان کیا گیا کہ کوئی مصافحہ نہیں ہو سکتا کیونکہ وقت نہیں ہے تو بیشتر اس کے کہ منتظمین ان کو روکتے وہ لپکتے ہوئے آگے بڑھے اور بڑی محبت سے اپنے دونوں ہاتھوں سے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور چھوڑتے نہیں تھے اور ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بھیگی ہوئی تھیں اور یہ پیغام دے رہی تھیں کہ تم نے جو معرفت کی باتیں سمجھائی ہیں اس سے پہلے ہمیں اس کا علم نہیں تھا۔ یہی وہ حقیقی خیالات ہیں جس کو سن کر انسان دین حق پر عاشق ہو جاتا ہے۔ یہ باتیں انہوں نے کہی نہیں مگر سارا وجود ان کا ان باتوں کا اظہار بن گیا۔

یہ ایک واقعہ نہیں سارے افریقہ کے دورے میں ایک بھی افریقن لیڈر غیر لیڈر ایسا نہیں ملا جو دلیل سے فوراً متاثر ہونے کی اہلیت نہ رکھتا ہو۔

غریبوں کے ہمدرد لوگ

دوسری غیر معمولی خوبی جو اس قوم میں میں نے دیکھی ہے وہ یہ ہے کہ یہ اپنے غریبوں کے ہمدرد اور ان کو ساتھ لے کر چلنے والے لوگ ہیں۔ ہندوستان پاکستان یا بعض دیگر ممالک میں آپ تصور ہی نہیں کر سکتے کہ کس طرح غریب رشتہ دار اور دور کے غریب رشتہ داروں کو یہ سہارا دیتے ہیں اور برابر کے حق کے طور پر سہارا دیتے ہیں۔ کسی جگہ بھوک پڑے۔ وہ ایک فرد یا خاندان کی بھوک نہیں رہتی بلکہ سارے علاقے کی بھوک بن جائے گی اور سارا علاقہ کھانا کھائے گا۔ کئی جگہوں پر مجھے گھروں میں جانے کا موقع ملا۔ بعض گھر ایسے تھے جو مختلف بچوں سے بھرے ہوئے تھے۔

میں نے ان سے حیرت سے سوال کیا کہ کیا یہ سب آپ کے بچے ہیں؟ تو انہوں نے کہا نہیں یہ میری بہن کا بچہ ہے۔ یہ میرے بھائی کا بچہ ہے۔ یہ فلاں وقت فوت ہو گئی تھی یہ فلاں وقت فوت ہو گیا تھا۔ یہ فلاں میرے عزیز کے بچے ہیں۔ یہ میرے گھر رہتے ہیں۔ اور برابر اپنے بچوں جیسا سلوک ان سے تھا۔ یہ وہ خوبی ہے جس کو خدا تعالیٰ کبھی ضائع نہیں کرتا۔ یہ وہ خوبی ہے جس کے متعلق حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا تھا یا رسول اللہ آپ میں یہ خوبی پائی جاتی ہے۔ آپ کیوں خائف ہیں کہ آپ کے ساتھ کیا ہوگا۔ خدا کی قسم جس شخص میں یہ خوبی ہو اس کو خدا کبھی ضائع نہیں کیا کرتا۔ آپ جانتے ہیں کہ خدا نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس عظیم الشان مقام پر پہنچا دیا۔ وہ ساری خوبیاں نہ سہی ایک خوبی کا پرتو تو اس قوم میں موجود ہے اور اس خوبی کے صدقے میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کیلئے عظیم الشان مستقبل ظاہر کرنے کے سامان پیدا فرمائے گا۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کو بھی ایک تاریخی خدمت کی اس میں توفیق عطا ہو گی۔

اہل افریقہ کی انکساری

افریقہ میں تیسری بات جو ان میں خصوصیت سے دیکھی وہ انکساری ہے۔ ایسی قومیں جن پر سینکڑوں سال سے مظالم ہو رہے ہوں جو پسماندہ ہوں اور جن کو سفید فام یا نیم سفید فام لوگوں نے اپنے پاؤں تلے روندا ہو جہاں ہندوستان اور پاکستان کے نسبتاً سفید لیکن کالے لوگ بھی جا کر سفید فام لوگوں کی طرح ان پر حکومت اور برتری جتاتے ہوں اور امتیازی سلوک کرتے ہوں۔ انسان ان سے توقع رکھتا ہے کہ ان کی طبیعت میں سخت ردعمل ہوگا۔ اور ردعمل کے ساتھ INFERIORITY COMPLEX (احساس کمتری) ہوگا۔ جس قوم میں احساس کمتری پیدا ہو جائے وہ قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ لیکن میں یہ بات دیکھ کر حیران رہ گیا کہ ان میں کوئی احساس کمتری نہیں ہے۔ کھلے دل کے لوگ ہیں۔ صاف دل کے لوگ ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ان میں عجز اور انکساری پائی جاتی ہے ان کے بڑوں میں بھی عجز اور انکساری ہے۔ ان کے چھوٹوں میں بھی عجز اور انکساری ہے جہاں جہاں میں گیا ہوں وہاں کے بیوروکریٹس میں بھی میں نے انکساری دیکھی ان کے پالیٹیشنز میں ان کے حکومت کے سربراہوں میں بھی ان کے عام کارندوں میں بھی ٹیکسی کے ڈرائیوروں میں بھی زمینداروں میں بھی سب ایک مزاج ہیں۔ اور یہ انکساری کی خوبی ایسی عظیم الشان خوبی ہے جو آئندہ قوموں کی ترقی کے لئے سرمایہ کا کام دیتی ہے۔ اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں لیکن میں بڑے غور کے بعد آپ کو بتا رہا ہوں کہ انکساری آئندہ عظمتوں کا نشان بن جایا کرتی ہے۔ اس لئے ماؤزے تنگ نے خصوصیت کے ساتھ چینی کمیونزم نافذ کرتے وقت انکساری پر سب سے زیادہ زور دیا۔ حالانکہ مارکس کی فلاسفی میں انکساری کا کوئی ذکر ہی نہیں ہے۔ اس نے کنفیوشس سے یہ بات سیکھی تھی۔ مگر بہرحال یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ انکساری میں عظیم الشان ترقی کی راہیں ہیں۔ حضرت اقدس بانی سلسلہ فرماتے ہیں

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

کہ اگر خدا سے محبت کرنا چاہتے ہو اور خدا کو پانا چاہتے ہو تو اپنے آپ کو عاجز بندہ بناؤ اور ہر ایک سے اپنے آپ کو بدتر سمجھو کیا پتہ اسی رستے سے وہ خدا تمہیں نصیب ہو جائے جو سب سے اعلیٰ اور سب سے افضل ہے۔

پس یہ وہ خوبی ہے جس نے میرے دل کو یقین سے بھر دیا ہے کہ اس قوم کا بہت ہی روشن مستقبل ہے۔ قوم سے مراد سارے افریقہ کی بات کر رہا ہوں۔

اہل افریقہ کا صبر

ایک اور خوبی ان میں ایسی ہے جو قومی ترقی کے لئے انتہائی اہم کردار ادا کرتی ہے وہ ہے صبر۔ جتنا صبر میں نے افریقہ کی قوموں میں دیکھا ہے ساری دنیا میں کہیں ایسا صبر آپ کو کسی قوم میں نظر نہیں آئے گا۔ نہایت خاموشی کے ساتھ اپنی تکلیف اپنی ذات تک رکھتے ہوئے گھنٹوں مصیبت میں پڑے بیٹھے رہیں گے۔ دنوں مصیبت میں بیٹھے رہیں گے۔ بعض دفعہ مہینوں اور سالوں مصیبت میں بیٹھے رہیں گے۔ اور شکایت کا ایک لفظ زبان پہ نہیں آئے گا۔ ان کے بچوں میں بھی صبر ہے ان کے بوڑھوں میں بھی صبر ہے۔ ایسے لوگ بھی میں نے دیکھے جو سرتاپا دکھ تھے ان کی آنکھیں مجسم غم بن گئی تھیں۔ لیکن صبر کے ایسے نمونے تھے اور ایسا ان کے اندر وقار پایا جاتا تھا کہ میرا دل ان کی محبت میں اچھلنے لگا۔ اور دعاؤں میں میں نے ان کے لئے آنسو بہائے۔ چھوٹے چھوٹے بچوں کو میں نے دھوپ میں مسلسل پانچ پانچ گھنٹے بیٹھے دیکھا ہے۔ ایک انگلی بھی انہوں نے نہیں ہلائی تھک کر نیند آگئی تو آ گئی لیکن ہمارے بچوں کی طرح نہیں کہ تھوڑی سی تکلیف دیکھی تو اٹھ کر دوڑنے لگے۔ اور شور مچانے لگے نہایت خاموشی اور نظم و ضبط کے ساتھ سارا دن بھوکے۔ دن میں صرف ایک دفعہ کھانا کھاتے ہیں۔ لیکن کبھی بھوک کی شکایت نہیں کرتے۔ اتنی عظیم الشان خوبی ہے یہ کہ میں کامل یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کبھی ضائع نہیں ہونے دیگا۔ ان کے اندر وہ تمام بنیادی محرکات اور طاقتیں موجود ہیں جو آئندہ ان کے عظیم

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مستقبل کی خبر دیتے ہیں۔ مگر یہ اتنی مظلوم قومیں ہیں کہ سالہا سال نہیں بلکہ سینکڑوں سال سے دنیا کی عظیم اور طاقتور قومیں اور امیر قومیں ان کو لوٹتی چلی جارہی ہیں اور لوٹتی چلی جارہی ہیں اور کہیں وہ بس کا مقام نہیں آرہا جہاں پہنچ کر کوئی کہہ سکتا ہے کہ اب انہوں نے اس کا پیچھا چھوڑ دیا ہو۔ پیلے پڑ گئے ہیں، جیسے مریض پیلے پڑ جایا کرتے ہیں جیسے بعض اینمیا کے مریض ہوں ان میں خون کا قطرہ بھی دکھائی نہیں دیتا۔ بعض قوموں کی اقتصادی حالت یہاں تک پہنچ گئی ہے۔ لیکن مسلسل ان کو اسی طرح لوٹا جارہا ہے۔ اسی طرح تجارتوں کے یکطرفہ رستے ہیں کہ ساری دولتیں ان غریب ملکوں سے امیر ملکوں کی طرف منتقل ہو رہی ہیں۔ اس طرح ان کی انڈسٹری کی وہ مارکیٹیں بنی ہوئی ہیں خواہ ان میں ان کے خریدنے کی طاقت ہو یا نہ ہو۔ کچھ قرض ان کو سود پر مہیا کر دیئے جاتے ہیں اور وہ اور زیادہ امیر قوموں کے دست نگر ہو کر ان کی غلام ہوتی چلی جارہی ہیں۔ بالکل بے بس اور نہتے ہو چکے ہیں کوئی راہ نہیں پاتے کہ کس طرح ہم ان سے آزاد ہوں۔ ان کے چھوٹے بھی اور بڑے بھی اپنے آپ کو اسی طرح بے بس پا رہے ہیں۔

جیسا کہ آپ کو علم ہے میں نے پانچ ملکوں کے سربراہوں سے ملاقاتیں کیں۔ ان کے نائبین سے ملاقاتیں کیں۔ ان کے بیوروکریٹس میں سے چوٹی کے افسروں سے ملاقاتیں کیں عوام الناس سے ملاقاتیں کیں۔ ان کے چیفس سے ملاقاتیں کیں گلیوں میں پھرنے والے غریبوں سے ملاقاتیں کیں چھوٹے چھوٹے بچوں سے ملاقاتیں کیں کوئی طبقہ ایسا نہیں جس کو میں نے قریب سے نہ دیکھا ہو اور محبت اور پیار کی نظر سے نہ دیکھا ہو۔ اور بڑے دیانتداری اور خلوص سے ان کے مسائل کو سمجھنے کی کوشش نہ کی ہو۔ اس لئے چند دنوں میں ہی خدا تعالیٰ نے مجھے افریقہ کے ان مسائل سے آگاہ کر دیا جو خود افریقن لوگوں کے دلوں کو بھی حیرت میں ڈالنے کا موجب بنتے تھے۔

ایک سربراہ مملکت سے ملاقات

ایک پریذیڈنٹ صاحب سے جب میری ملاقات ہوئی جو چند منٹ کی تھی۔ جب میں نے ان کے ملک کے مسائل کی باتیں کیں کہ آپ کے ملک کو یہ مسائل درپیش ہیں اور اس رنگ میں جماعت احمدیہ خدمت کے لئے تیار ہے تو ہمارے وفد کے ساتھی جو وہیں کے باشندے تھے ان کو بازو میں ہاتھ ڈال کر روک لیا اور ہمارے جانے کے بعد ان سے پوچھا کہ مجھے یہ تو بتاؤ کہ اس شخص کو اتنی معلومات کہاں سے حاصل ہو گئیں چند دن میں ہمارے ملک کے سارے مسائل سے آگاہ ہو گیا ہے اور اس کے علاوہ دیگر ممالک کے مسائل سے بھی آگاہ ہے۔ انہوں نے اس کو بہت اچھا جواب دیا اور پھر دعا کی طرف بھی ان کو متوجہ کیا۔

افریقہ کو دنیا کی قید کی زنجیروں سے نجات دلانے کا عزم

اس لئے افریقہ کے مسائل کو میں گہری نظر سے دیکھ کر اور سمجھ کر آیا ہوں اور میں آپ کو ان کی مدد کی طرف بلاتا ہوں۔

نصرت جہاں نو کی اسکیم اس مضمون سے تعلق رکھنے والی اسکیم ہے۔ اس اسکیم کے تابع اب ہم صرف طبی یا تعلیمی دنیا میں افریقہ کی مدد نہیں کریں گے بلکہ غریب اور بے وسیلہ ہونے کے باوجود اقتصادی معاملات میں ٹریڈ میں اور انڈسٹری میں بھی ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان ملکوں کی ہر طرح مدد کریں گے اور کرتے چلے جائیں گے میں یہ یقین رکھتا ہوں کہ چونکہ ہم خالصتاً للہ یہ کام کریں گے اس لئے بعید نہیں کہ ان قوموں کی آزادی جماعت احمدیہ کے ساتھ وابستہ ہو چکی ہو۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ ان کو ان سینکڑوں سال کی زنجیروں سے آزاد کرنے کی جماعت احمدیہ کو سعادت حاصل ہو۔ اس ضمن میں کئی اقدامات کئے جاچکے ہیں لیکن عمومی اعلانات میں ان کی تفاصیل میں جانے کی ضرورت بھی نہیں نہ وہ مناسب ہوگا۔ میں صرف یہ اعلان کر کے اس بات کو ختم کرتا ہوں کہ آپ میں سے جو بھی کسی بین الاقوامی تجارت کا تجربہ رکھتا ہو وہ اپنا نام پیش کرے۔ کسی قسم کی انڈسٹری قائم کرنے کا کارخانہ قائم کرنے اور چلانے کا تجربہ رکھتا ہو وہ اپنا نام پیش کرے کسی قسم کے ایسے فن سے اس کا تعلق ہو جو افریقہ کی خدمت کے لئے استعمال ہو سکتا ہو وہ اپنا نام پیش کرے (زراعت اور ٹریڈ کا میں ذکر کرنا بھول گیا تھا) زراعت کے تعلق میں بھی اور انڈسٹری کے تعلق میں بھی شرط یہ ہوگی کہ وہ جماعت کی ہدایت اور جماعت کے پروگرام کے مطابق افریقہ کے بعض ملکوں کا دورہ کرے گا۔ اور وہاں جائزہ لے کر جماعت کو مشورہ دے گا کہ کس طرح ہم ان امور میں افریقہ کی مدد کر سکتے ہیں اور دوسری شرط یہ ہوگی کہ اپنی ذات کی منفعت اس کے پیش نظر نہیں ہوگی۔ اپنا سرمایہ وہ یہاں نہیں لگائے گا۔ ان رابطوں کو وہ اپنے کام میں نہیں لائے گا۔ اس لئے کہ میرا تجربہ یہ ہے کہ تاجر تاجر ہی ہوتا ہے۔ انڈسٹریلسٹ انڈسٹریلسٹ ہی ہوتا ہے۔ کہتے ہیں بچہ بچہ ہی ہوتا ہے خواہ نبی ہی ہو۔ اگر یہ بات سچ ہے تو وہ بات اس سے بھی زیادہ سچی ہے کہ تاجر تاجر ہی ہوتا ہے خواہ احمدی ہی ہو۔ آخر وہ کوئی داؤ لگا جائے گا۔ آخر وہ کوئی ایسا طریقہ اختیار کرے گا کہ

باقی صفحہ ۱۴ پر

”میں“ ہی ”وہ“ وجود ہوں

۲۸ دسمبر ۱۹۴۴ء بروز جمعرات سیدنا حضرت فضل عمر نے جلسہ سالانہ کے آخری روز حضرت اقدس بانی سلسلہ کی پیشگوئی ۲۰ فروری کے ضمن میں اپنے دعوی سے متعلق بصیرت افروز تقریر فرمائی تھی۔ حضور نے تقریر کی ابتداء میں نہایت رقت تضرع اور ابتہال کے ساتھ خدا کے حضور نو۹ دعائیں کیں۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کے وہ ہزاروں خوش نصیب احباب جو اس مقدس اجتماع میں شریک تھے وہ بھی اپنے امام و مقتدا کی متابعت میں انتہائی خشوع و خضوع کے ساتھ یہ دعائیں دہراتے رہے۔

اسی تقریر میں حضور نے پیشگوئی کا مصداق ہونے کا ان پرشوکت الفاظ میں اعلان فرمایا۔

”وہ پیشگوئی جو حضرت ..... نے اپنے ایک بیٹے کے متعلق فرمائی تھی۔ اور جس کے متعلق یہ تعین فرمائی تھی کہ وہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء سے ۹ سال کے عرصہ کے اندر اندر پیدا ہو جائے گا۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے آپکو بتایا تھا کہ وہ اسے آپ کا جانشین بنائے گا۔ اس سے آپ کے کام کی تکمیل کروائے گا ..... وہ میں ہی ہوں۔ چنانچہ ۲۸ جنوری کو قادیان ..... میں جمعہ کے دن میں نے اپنے خطبہ میں اس کا اعلان کر دیا۔ اور چونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر انکشاف کیا گیا ہے اسی لئے گو میں پہلے بھی مختلف مقامات پر اس کا اعلان کر چکا ہوں مگر اب جبکہ ساری جماعت یہاں جمع ہے میں اس کے سامنے ایک بار پھر یہ اعلان کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے اذن اور اُسی کے انکشاف کے ماتحت میں اس امر کا اقرار کرتا ہوں کہ ...... وہ میں ہی ہوں۔ اور میرے ذریعہ ہی وہ پیشگوئیاں پوری ہوئی ہیں۔“

★ ”میں کہتا ہوں اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ہی ..... پیشگوئی کا مصداق ہوں اور مجھے ہی اللہ تعالیٰ نے ان پیشگوئیوں کا مورد بنایا ہے۔“

پیشگوئی کی سات اہم اغراض

اوّل:۔ یہ پیشگوئی اس لئے کی گئی ہے کہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت سے نجات پائیں اور جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آئیں۔“

دوم:۔ ”یہ پیشگوئی اس لئے کی گئی تھی تا دین ..... کا شرف ظاہر ہو اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر عیاں۔“

سوم:۔ یہ پیشگوئی اس لئے کی گئی ہے کہ تا کہ حق اپنی تمام برکتوں کیساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کیساتھ بھاگ جائے

چہارم:۔ چوتھی غرض اس پیشگوئی کی یہ بیان کی گئی تھی کہ تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ اور جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔“

پنجم:۔ پانچویں غرض یہ بیان کی گئی تھی کہ تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔

ششم:۔ چھٹی غرض یہ بیان کی گئی تھی کہ تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور اس کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ ﷺ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے۔

ہفتم:۔ یہ پیشگوئی اس لئے کی گئی ہے تا کہ مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے اور پتہ لگ جائے کہ وہ جھوٹے ہیں۔

(—— سیدنا حضرت فضل عمر کی تقریر الموعود سے استفادہ کیا گیا)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

پیشگوئی فضل عمر کے متعلق جماعت کی بھاری ذمہ داری

"بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا"

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ

(فضل عمر) والی پیشگوئی کو جو اہمیت حاصل ہے وہ احباب جماعت سے پوشیدہ نہیں۔ اس پیشگوئی سے متعلق اوّلاً حضرت بانیٔ سلسلہ کو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے دن ہوشیارپور کے مقام پر (جو آجکل بھارت کے صوبہ مشرقی پنجاب میں واقع ہے) الہام ہوا جس کا آغاز ان الفاظ سے ہوا تھا کہ:۔

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں"

یہ الہامات اس وقت ہوئے جبکہ آپ ہوشیارپور کے ایک گوشۂ تنہائی میں عبادت اور تضرعات میں مصروف ہو کر چلہ کشی فرما رہے تھے اور جو شخص بھی اس پیشگوئی کے الفاظ کا مطالعہ کرے گا اور ان کی گہرائیوں میں غوطہ لگائے گا وہ اس پیشگوئی کی غیر معمولی شان سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس پیشگوئی کی اہمیت اس لحاظ سے اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ یہ صرف ایک فردِ واحد کے متعلق انفرادی نوعیت کی پیشگوئی نہیں ہے جس میں اس کی ذاتی شان کا اظہار کیا گیا ہو بلکہ حقیقۃً یہ پیشگوئی حضرت بانیٔ سلسلہ کے خداداد مشن اور اس کی عالمگیر وسعت اور اس کے تسلسل اور اس کی غیر معمولی کامیابی اور بامرادی سے تعلق رکھتی ہے۔

مگر اس جگہ مجھے اس پیشگوئی کی تفاصیل پر بحث کرنا منظور نہیں بلکہ میں اس پیشگوئی کے صرف اس مخصوص پہلو کے متعلق چند مختصر الفاظ کہنا چاہتا ہوں جو جماعت احمدیہ کی ذمہ داری سے تعلق رکھتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب کسی جماعت کے امام کی صفات کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کوئی امر ظاہر فرماتا ہے تو اس سے لازماً ضمنی طور پر یہ مراد بھی ہوا کرتی ہے کہ جماعت کے افراد کو چاہیئے کہ وہ بھی اپنے آپ کو ان صفات سے متصف کریں۔ کیونکہ جیسا کہ ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ جماعت کے امام کی حیثیت ایک انجن کی ہے اور اس کے متبعین گویا ان گاڑیوں کا رنگ رکھتے ہیں جو اسکے انجن ساتھ لگائی جاتی ہیں۔ پس اگر کسی گاڑی کے ڈبے انجن کے ساتھ کھنچے جانے کی اہلیت نہ رکھتے ہوں۔ یا ان کے پہیوں میں ایسی صفائی اور روانی کا رنگ نہ پایا جاتا ہو کہ وہ اسی تیز رفتاری کے ساتھ انجن کے ساتھ چل سکیں۔ جس پر کہ خود انجن چلتا ہے تو ظاہر ہے کہ ایسی گاڑی کبھی بھی وقت مقررہ پر اپنے منزلِ مقصود کو نہیں پہنچ سکتی بلکہ اسے قدم قدم پر حادثات کا اندیشہ رہتا ہے پس جہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت بانیٔ سلسلہ کی زبان پر (فضل عمر) کی ذات کے متعلق بعض مخصوص اوصاف بیان کئے ہیں وہاں لازماً ان کے ذریعہ یہ اشارہ کرنا بھی مقصود ہے کہ جماعت کو بھی اپنے اندر یہ اوصاف پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ گاڑیوں اور انجن کے درمیان کامل اتحاد اور موافقت کی صورت قائم رہے اور گاڑی کم سے کم وقت میں اپنے منزلِ مقصود تک پہنچ جائے اور میں اس جگہ اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرنے کے لئے یہ مختصر سا نوٹ لکھ رہا ہوں۔

یوں تو (فضل عمر) والی پیشگوئی میں (فضل عمر) کے متعلق بہت سے اوصاف کی طرف اشارہ کیا گیا ہے لیکن وہ باتیں جن کا اس پیشگوئی میں مخصوص اشارہ ہے اور جو جماعت کو اپنے اندر پیدا کرنی چاہئیں وہ ذیل کی چار باتیں ہیں:۔

۱۔ پہلی بات جو (فضل عمر) والی پیشگوئی میں خصوصی رنگ رکھتی ہے اور اس بات کی نوعیت بھی دراصل ذاتی نہیں بلکہ جماعتی ہے۔ وہ ذیل کے الفاظ میں بیان کی گئی ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

"وہ روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا"

(فضل عمر) کی یہ علامت جماعت احمدیہ کو ہوشیار کر رہی ہے کہ اپنے امام کی طرح اس کے ہر فرد کو بھی خدا سے تعلق پیدا کر کے اور روح الحق کے ساتھ واسطہ جوڑ کر اپنے اندر یہ طاقت پیدا کرنی چاہیئے کہ وہ دوسروں کو بیماریوں سے صاف کر سکے۔ یہی وہ اعلیٰ اور ارفع صفت ہے جو ہر روحانی شخصیت کا طرۂ امتیاز ہوا کرتی ہے۔ یعنی ان میں اللہ تعالیٰ یہ اہلیت پیدا کر دیتا اور یہ صفت ودیعت فرماتا ہے۔ کہ وہ لوگوں کی اخلاقی اور روحانی بیماریوں کو صاف کرنے اور بیماروں کو شفاء دینے کی خاص الخاص طاقت رکھتے ہیں۔ اسی لئے حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ایمان والوں) کے بارہ میں بھی فرماتے ہیں کہ سچا مومن وہ ہوتا ہے کہ جب بھی اس کے سامنے کوئی خلاف اخلاق یا خلاف مذہب بات آتی ہے تو وہ فوراً چوکس ہو کر اس کی اصلاح کی طرف توجہ دینی شروع کر دیتا ہے۔ اور خاموش ہو کر نہیں بیٹھ جاتا۔ بلکہ آپ نے اس تعلق میں (ایمان والوں) کے تین مدارج بھی بیان فرمائے ہیں اور وہ یہ کہ

(۱) بعض ایمان والے) ہاتھ کے ذریعہ یعنی اپنے انتظامی اور سماجی اختیارات کے ذریعہ دوسروں کے نقص کی اصلاح کر دیتے ہیں اور (۲) بعض جنہیں یہ اختیار حاصل نہ ہو وہ زبان کے ذریعہ اصلاح کر دیتے ہیں اور (۳) بعض جنہیں یہ طاقت بھی نہ ہو وہ دل میں بُرا مانتے اور دل میں دعا کرنے کے ذریعہ دوسروں کی اصلاح کا رستہ کھولتے ہیں پس جبکہ (فضل عمر) کی اوّلین صفت یہ ہے کہ وہ روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ تو پھر جن لوگوں نے آپ کے ہاتھ میں ہاتھ دے رکھا ہے اور آپ کے انجن کے ساتھ گاڑیوں کی طرح پیوست ہو گئے ہیں ان کا بھی اوّلین فرض ہے کہ وہ اپنے اپنے دائرہ میں دنیا کے لئے سچے (اصلاح کرنے والے) بننے کی کوشش کریں اور حکمت اور موعظہ حسنہ کے ذریعہ دنیا میں بدی کو مٹاتے اور نیکی کو قائم کرتے چلے جائیں۔ اس مقصد کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے اندر روح الحق کی برکت پیدا کریں۔ جو ہمیشہ خدا کے ذاتی تعلق میں جنم لیا کرتی ہے۔

(۲) دوسری خاص صفت جو الہامی پیشگوئی میں (فضل عمر) کی بیان کی گئی ہے یہ ہے کہ:

"وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا"

یہ صفت بھی ہر روحانی (فرستادہ) اور اس کی اتباع میں ہر سچے (صاحب ایمان) کے لئے ایک ضروری صفت ہے جس کے بغیر کبھی بھی کوئی شخص ایک فعال مردِ مجاہد نہیں بن سکتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو علم کو ایسا درجہ دیا ہے اور اس کے لئے مومنوں کو اس حد تک رغبت دلائی ہے کہ آپ اپنے زمانہ کے لحاظ سے ایک دور دراز ملک اور کٹھن رستے والے علاقے یعنے چین کا نام لے کر فرماتے ہیں کہ اگر تمہیں علم سیکھنے کے لئے چین تک بھی جانا پڑے تو جاؤ۔ اور خوشی سے جاؤ۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اپنے آپ کو سچے علم کے زیور سے آراستہ کرے۔ اور پھر اس علم کے ذریعہ نئے نئے زیور تیار کر کے دوسروں کو بھی زینت دیتا چلا جائے۔ پھر ایک خاص بات جو اوپر والے الہامی فقرہ میں بیان کی گئی ہے یہ ہے کہ (ایمان والوں) کا صرف یہی کام نہیں ہے کہ وہ علومِ ظاہری کے پیچھے لگ کر علوم باطنی کو نظر انداز کر دیں۔ یا علوم باطنی کا پیچھا کر کے اپنے آپ کو علومِ ظاہری سے مستغنی سمجھیں بلکہ ضروری ہے کہ وہ دونوں قسم کے علوم سے مزین ہوں۔ اور علوم ظاہری بھی حاصل کریں اور علوم باطنی بھی حاصل کریں اور حاصل بھی اس طرح نہ کریں کہ صرف علم کا ایک چھینٹا پڑ جانے پر ہی قانع ہو جائیں بلکہ جیسا کہ الہامی الفاظ میں اشارہ کیا گیا ہے چاہیئے کہ وہ اپنے امام کی اتباع میں اپنے آپ کو اسی کے رنگ میں رنگین کرنے کی غرض سے علوم کے خزانوں سے اس طرح پُر یعنے معمور ہو جائیں جس طرح کہ ایک اچھے اسپنج کا ٹکڑا پانی سے پُر ہو جایا کرتا ہے۔ اور اس کے اندر کوئی خلا باقی نہیں رہتا۔

۳۔ تیسرا خاص نکتہ اس پیشگوئی میں ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ:۔

"مظہر الاوّل والآخر"

"یعنی (فضل عمر) خدا کی صفتِ اوّلیت اور

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آخریت دونوں کا مظہر ہوگا۔"

ان مختصر الفاظ میں یہ لطیف اشارہ ہے کہ (فضل عمر) ایسے وقت میں ظاہر ہوگا کہ بعض درمیانی مشکلات اور درمیانی فتنوں کی وجہ سے گویا ایک لحاظ سے کام کی صرف ابتدائی تاریں ہی اس کے ہاتھ میں آئیں گی۔ مگر وہ دن رات کی کوشش اور شب و روز کی جدوجہد کے ذریعہ ان تاروں کو گویا اپنے دائرہ کی انتہا تک پہنچا کر دم لے گا۔ پس یہی صفت احباب جماعت کو بھی اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے کہ جب وہ کسی کام کا آغاز کریں تو اس کی اولیت کے مظہر بنیں تو پھر تھک کر اور ماندہ ہو کر درمیان میں ہی نہ بیٹھ جائیں بلکہ اسے اس کے کمال تک پہنچا کر دم لیں۔ ہمارا خدا ادھوری کوشش پر راضی نہیں ہوتا بلکہ وہ ہر عمل کو اس کے کمال کی صورت میں دیکھنا چاہتا ہے لیکن افسوس ہے کہ اکثر لوگ مظہر الاول تو شوق سے بن جاتے ہیں۔ مگر مظہر الآخر بننے سے پہلے ہی تھک کر بیٹھ جاتے ہیں۔ حالانکہ سچے (ایمان والوں) کا یہ کام ہے کہ وہ جب کسی کام کو ہاتھ ڈالیں تو پھر اسے اس کی طبعی انتہا تک پہنچائیں اور کسی درمیانی مشکل سے ہراساں نہ ہوں اس الہامی فقرہ کے ساتھ دوسرا فقرہ یہ ہے کہ

مظہر الحق و العلاء

اس میں یہ اشارہ ہے کہ (ایمان والوں) کو ایسا بننا چاہیئے کہ ان کی جڑیں تو گہری اور مضبوط ہوں اور ان کی شاخیں آسمان سے باتیں کریں۔

(۴)۔ آخری یعنی چوتھی صفت جو اس پیشگوئی میں (فضل عمر) کی بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ

" قومیں اس سے برکت پائیں گی"

یہ الفاظ حضرت (ربانی سلسلہ) کے وسیع اور عالمگیر مشن کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اور اسی بات کی طرف توجہ دلانے کے لئے لائے گئے ہیں کہ جب حضرت (ربانی سلسلہ) کا مشن عالمگیر مشن ہے اور ساری قوموں اور سارے زمانوں کے لئے ہے تو پھر لازماً (فضل عمر) میں بھی یہی صفت ہے کہ آئے گا اور اس کے ہاتھ سے یہ بیج صرف بویا ہی نہیں جائے گا بلکہ زمین کے شکم سے پھوٹ کر سرعت کے ساتھ بڑھنا بھی شروع ہو جائے گا۔

حضرت (ربانی سلسلہ) کے زمانہ میں دین حق کا دوسرا سنہری دور مقدر تھا۔ جس کی عالمگیر وسعت کا زمانہ (فضل عمر) کے عہد سے شروع ہونا تھا اور دنیا کے کناروں تک کی قوموں نے اس سے برکت پانی تھی۔ پس (فضلِ عمر) کی اس مخصوص صفت کے ماتحت جماعت کا فرض ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں میں احمدیت کا جھنڈا لے کر دنیا کے کونے کونے میں پھیل جائے۔ اور ہر ملک اور ہر علاقہ اور ہر شہر میں پہنچ کر قوموں کو برکت دیتی چلی جائے۔ بے شک اس وقت بھی دنیا کے بہت سے آزاد ممالک میں جماعت احمدیہ کے نمائندے خدمتِ دین کے لئے پھیلے ہوئے ہیں۔ مگر دنیا کی وسیع آبادی کے مقابل پہ ان کی تعداد گویا آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ لہٰذا اب وقت ہے کہ جماعت کے مخلص فدائی زیادہ سے زیادہ تعداد میں آگے آئیں اور ہر چہار اکنافِ عالم میں پھیل کر دنیا بھر کی قوموں کو برکت دیں۔ ورنہ ظاہر ہے کہ موجودہ رفتار سے احمدیت کے عالمگیر غلبہ کا مقصد ہرگز حاصل نہیں ہوسکتا۔ اس کے لئے ایک طرف جماعت کی والہانہ جدوجہد اور دوسری طرف خدا کی معجزنما نصرت کی ضرورت ہے۔ مجھے اس وقت اپنے بچپن کا ایک شعر یاد آرہا ہے جو میں نے جماعت کی موجودہ رفتار سے پیش نظر اپنی اوائل عمر میں کہا تھا۔ اور اسی پہ میں اپنے اس نوٹ کو ختم کرتا ہوں۔ میں نے کہا تھا ؎

سخت مشکل ہے کہ اس چال سے منزل یہ کٹے
ہاں اگر ہو سکے پرواز کے پر پیدا کر

سچی بوٹی ٹنکچر
ہومیوپیتھک طریق پر تیار کردہ
سچی بوٹی ٹنکچر
پینے میں آسان۔ فوری اثر کیلئے قیمت فی اونس ۲۰/-
(ڈاکٹر راجہ ہومیو)
کیور ٹیو میڈیسن رجسٹرڈ ربوہ
فون سیلز آفس ۷۷۱، کلینک : ۶۰۶ رہائش ڈاکٹرز : ۶۰۷

نئے فریج۔ ڈی فریزر، واشنگ مشین، روم کولر اور سٹیل الماریاں عنقریب دستیاب!
نیشنل ٹریڈرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

ہر قسم کی عمارتی لکڑی دیودار، کیل، چیل، پڑتل کیلئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں
سٹار ٹمبر سٹور
۵۳۔ فیروزپور روڈ
بالمقابل تھانہ اچھرہ
لاہور
فون : ۴۱۰۶۱۷

بے بی ٹانک
Baby Tonic
پیکنگ ۹۰ ٹیبلٹس
قیمت ۸/- روپے
علاوہ ڈاک خرچ
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: سیلز آفس : ۷۷۱
کلینک : ۶۰۶ رہائش ڈاکٹرز : ۶۰۷

AL-FURQAN MOTORS LIMITED
AUTHORISED DEALERS OF NATIONAL MOTORS LTD
for Ganuine TOYOTA Parts

ٹویوٹا
گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں۔
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
۴۷۔ تبت سنٹر
ایم اے جناح روڈ
کراچی ۳
فون : ۷۲۴۶۰۶
۷۲۴۶۰۷ ، ۷۲۴۶۰۹

نرینہ اولاد سے محروم ★ بے اولاد ★ اٹھراء ★ سوکھا ★ گرمی ★ گیس کا علاج کرنے والے
سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰
فون نمبر ۷۴۸۴۴-۰۴۳۱
۷۶۴۹۷

برانچیں
• اقصیٰ چوک (نزد لیٹر بکس) ربوہ
• چوک قلعہ کالروالہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
• نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ملتان
پوسٹ بکس نمبر ۴۹۸
فون نمبر ۲۶-۳۱-۰۶۱
خواتین کیلئے معائنہ کا بھی معقول انتظام ہے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت سلطان البیان

ایک فصیح اللسان مقرر

مکرم عبدالباسط شاہد صاحب

سیدنا حضرت فضل عمر نور اللہ مرقدہ نے جماعت کی امامت و قیادت میں ہر وہ جائز ذریعہ بطریق احسن استعمال فرمایا جو جماعت کی تربیت اور اشاعت دین کے لئے مفید ہو سکتا تھا۔ ان ذرائع میں سے ایک حضور کے خطبات و تقاریر ہیں۔ جن کی حسن وخوبی اور کمال کو احاطہ تحریر میں لانا ممکن ہی نہیں ہے۔

حضرت فضل عمر کو نصف صدی سے زیادہ عرصہ خطبات و تقاریر کے ذریعہ جماعت کی تربیت و اصلاح اور دعوت و اشاعت کی بھرپور توفیق ملی۔ آپ کی روح پرور مجالس کبھی تو معتقدین کے ایک محدود حلقہ پر مشتمل ہوتیں جو کسی نماز کے لئے آئے ہوتے اور نماز کے بعد حسب ضرورت و موقع حضور کچھ ارشاد فرماتے۔ بالعموم مغرب سے عشاء تک یہ مجالس ہوتیں جو جماعت میں اپنی افادیت و اہمیت کے پیش نظر مجالس علم و عرفان کے نام سے مشہور ہوئیں۔ کبھی یہ مجالس جلسہ سالانہ پر آنے والے ہزاروں کی تعداد میں سامعین پر مشتمل ہوتیں۔ کبھی حضور کی مخاطب مستورات ہوتیں جنہیں آپ علمی و روحانی باتیں بتانے کے ساتھ ساتھ روزمرہ کے معمولات کے متعلق چھوٹی چھوٹی باتوں کے متعلق رہنمائی فرمارہے ہوتے تھے۔ سادگی کے بیان میں، زیور اور کپڑوں کے متعلق گفتگو ہوتی۔ کفایت کے ذکر میں یہ سمجھایا جارہا ہوتا کہ روٹی پکاتے وقت "خشکہ" کم استعمال کریں اور اس احتیاط سے جو بچت ہو اسے غرباء کی مدد میں خرچ کرکے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں کبھی آپ کے مخاطب نوجوان ہوتے جن کی روحانی اصلاح و تربیت کے لئے اہم علمی مسائل کے ساتھ ساتھ انہیں صحت جسمانی کے متعلق عام فہم اور دلنشیں انداز میں یہ سمجھایا جاتا کہ کرکٹ اور ہاکی کی کھیلوں میں خرچ زیادہ ہوتا ہے اور یہ ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہے کہ وہ ان کھیلوں کا اہتمام کر سکے بلکہ یہ بھی فرماتے کہ اگر سب لوگ ہاکی و کرکٹ کھیلنے لگ جائیں تو ہمارے لئے کھیتی باڑی کرنے کے لئے زمین ہی نہ بچے اور اس طرح کئی مسائل پیدا ہو جائیں اور یہ کہ صحت جسمانی کے لئے پی۔ٹی زیادہ مفید ہے۔ ہر شخص اس سے استفادہ کر سکتا ہے۔ کوئی خرچ نہیں ہوتا۔ وقت بھی زیادہ نہیں لگتا وغیرہ۔

کبھی آپ کے مخاطب اہل علم اور دانشور ہوتے جن کے سامنے آپ علمی رنگ میں مشکل سے مشکل مسائل دلنشیں انداز میں بیان فرماتے۔ کبھی مختصر تقریر فرماتے مگر جامع ومانع اور مکمل۔ اکثر تقاریر مفصل و لمبی ہوتیں بالخصوص جلسہ سالانہ کی تقاریر یا بعض اہم خطبات جمعہ جو کئی کئی گھنٹے تک ممتد ہوتے۔

مضامین کے لحاظ سے بھی حضور کے خطبات و تقاریر میں حیرت انگیز تنوع پایا جاتا ہے۔ مذہبی و دینی موضوعات تو ہمیشہ ہی بیان ہوتے تھے مگر طبعی علوم، معاشرتی رہنمائی۔ معاشی بہتری کے اصول و طریق بھی اس طرح بیان ہوتے کہ ایک عالم اپنے علم میں اضافہ ہی محسوس کرتا اور ایک عام آدمی ضرور کچھ نہ کچھ سیکھ کر سیری و اطمینان محسوس کرتا۔

چوہدری فیض احمد گجراتی صاحب کو کچھ عرصہ حضور کے خطبات وغیرہ لکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ تقریر کی روانی و سلاست کے متعلق ان کا کہنا ہے کہ :-

" ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت فضل عمر کی تقریروں اور خطبات کی عام سپیڈ ۸۵/۹۰ الفاظ فی منٹ رہی ہے۔ لیکن جب حضور انور مجلس علم و عرفان میں تقریر فرماتے تو ۱۰۰ الفاظ تک فی منٹ کی رفتار سے بھی تقریر فرمایا کرتے تھے بلکہ بعض اوقات تو یہ رفتار بڑھ کر ۱۲۰ الفاظ فی منٹ تک بھی پہنچ جایا کرتی تھی .... یہ انکشاف بھی اکثر احباب کے لئے شائد نیا ہوگا کہ حضور انور کی ایک گھنٹہ کی تقریر الفضل کے آٹھ صفحات پر مشتمل ہوتی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ حضور انور جلسہ سالانہ کے ایام میں جو علمی تقاریر فرماتے رہے ہیں وہ الفضل کے ۵۶ صفحات کی ہوتی تھیں۔..... عام طور پر اگر ایک زود نویس کو روزانہ مجلس علم و عرفان کی ڈائری لکھنی پڑے تو تو وہ فل سکیپ کے قریباً چالیس صفحات پر حاوی ہوتی تھی یا یوں سمجھئے کہ الفضل کے سات یا آٹھ صفحات کی ہوتی تھی اور یہ اتنا بڑا کام ہے کہ ایک عام آدمی اسے سمجھ نہیں سکتا ...... مطلب یہ ہے کہ روزانہ اسی صفحات لکھنا۔"

(احمدیہ دلبستان صفحہ ۲۵)

ایک اور موقعہ پر وہ اس حقیقت کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

" مجھے تو صرف قریباً ڈیڑھ سال کا عرصہ اس عظیم القدر انسان کے قدموں میں بحیثیت زود نویس بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا۔ میں نے جو کچھ دیکھا وہ یہی دیکھا کہ کچھ نہ دیکھ سکا۔ میری آنکھیں تو اس نور کے شدت ظہور سے ہمیشہ چندھیا جاتی تھیں اور پھر کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ کوئی احمدی اس صاحب شکوہ کے روبرو آنکھیں کھول کر اس نورمجسم کو بھرپور نگاہوں سے دیکھ سکتا تھا؟ حاشا و کلا۔ ہاں میں مرعوب اور سہما ہوا سا حضور کی پشت کی جانب بیٹھ کر حضور انور کے کلمات طیبات نوٹ کرتا رہا خطبات بھی، تقاریر بھی اور مجلس علم و عرفان کی ڈائری بھی۔ میرا بازو مسلسل گھنٹوں حضور کے فرمودات نوٹ کرنے کے لئے متحرک رہتا مگر میری دماغی کیفیت عجیب ہوتی وہ تقریر کیا ہوتی تھی یوں جیسے دریا کی روانی ــ بہاؤ ــــ اور مسلسل بہاؤ۔ کوئی ٹھہراؤ کوئی رکاوٹ نہیں۔ بغیر رکے بغیر سوچے میرا محبوب روحانیت کے گوہر آبدار لنڈھاتا جاتا تھا۔ میرا ہاتھ تو ان لعل و گوہر کو سمیٹتا جاتا تھا۔ لیکن دماغ مسمریزم کے معمول کی طرح مسحور و ساکت رہتا تھا اور بخدا میں نے تو ہمیشہ یہی محسوس کیا کہ صرف نطق اس رفیع المنزلت کا تھا ورنہ درحقیقت الفاظ خدا کے ہوتے تھے۔ میرے ندیم! تو شک میں کیوں پڑ گیا؟ ذرا تو کسی انسان سے ۱۲۰ الفاظ فی منٹ کی رفتار سے بغیر سوچے۔ بغیر رکے تقریر کو گھنٹوں جاری رکھ کے دکھا دے۔"

(احمدیہ دلبستان صفحہ ۱۵۶)

آپکی تقاریر وخطبات کی اثر انگیزی

میرے آقا سیدنا محمود ــ نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ انسانیت کی اس حقیقی خدمت میں صرف کیا اور ایک کامیاب ترین روحانی رہنما کی حیثیت سے وہ اپنی ٹھنڈی میٹھی اور پُراثر تقریروں کے ذریعہ سے ۵۲ سال تک لاکھوں انسانوں کے دل کی دھڑکن بنا رہا اس نے شعلہ بیانی نہیں کی لیکن اس کے منہ سے پھول جھڑتے تھے اس نے سیف بیانی نہیں کی لیکن اس کے نطق سے گوہر آبدار ٹپکتے تھے اس کا ہر ہر لفظ اس کا ہر ہر جملہ اور اس کا ہر ہر فقرہ لاکھوں کے مجمعوں کے دلوں کی گہرائیوں میں اترتا چلا جاتا تھا۔ سامعین کے سامنے سٹیج پر توفی الواقعہ عناصر اربعہ کا مرکب ایک انسان ہی بول رہا ہوتا تھا لیکن بخدا یوں محسوس ہوتا تھا کہ گویا ـــ خدا خود زمین پر اتر آیا ہو اور جب تقریر ختم ہوتی تھی تو لاکھوں قلوب ایک انقلاب روحانی کی پرکیف لذت سے آشنا ہو چکے ہوتے تھے۔ ایسا انقلاب جو ان کی آئندہ زندگیوں پر یوں اثر انداز ہوتا تھا کہ وہ زندگی کی پلٹتی ہوئی سانسوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے دروازے پر یوں جا گرتے تھے کہ وہ خدا تعالیٰ کی عبادت اور احمدیت و انسانیت کی خدمت کو ہی اپنا مطمح نظر بنا لیتے تھے آج بھی وہ لاکھوں انسان زندہ موجود ہیں جنہوں نے جھول جلسوں اور دوسری تقاریب اور اجتماعات میں اس عظیم آسمانی ہستی کو ظاہری و باطنی علوم کے رازہائے نہفتہ اور رموز و نکات ایک خوبصورت لہجے۔ ایک پُراثر اسلوب اور ایک موثر حسن ترتیب کے ساتھ بیان کرتے دیکھا اور سنا اور پھر اس شان کے ساتھ کہ سات سات گھنٹے کی مسلسل تقریر میں کبھی بھی۔ کہیں ٹھہراؤ اور کسی طرح کا جھول نہ ہوتا تھا۔ زبان کوثر و تسنیم میں دھلی ہوئی۔ جملے ڈھلے ڈھلائے فقرے ترشے ترشائے۔ لطیفے سجے سجائے جا بجا قرآنی آیات اور ان کے نادر روزگار معانی قیمتی موتیوں کی طرح تقریر کے سنہری زیور میں جڑی ہوئی۔ اثر انگیزی ایسی کہ ہزاروں ہزار سامعین مہر بہ لب اور گوش بر آواز۔ روحانیت کی لہروں میں گم یوں جیسے ہر شخص تقریر کی اثر انگیزی سے پر پرواز حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کی گود میں ایک معصوم بچے کی طرح مؤدب بیٹھا زبان حال سے یہ اعتراف کر رہا ہو کہ اے ہمارے رحیم و کریم خدا تو نے بالکل سچ فرمایا تھا کہ " وہ ظاہری و باطنی علوم سے پر کیا جائے گا"

ــ صفحہ ۸۴-۸۵ ــ

مشہور ماہر تاریخ پروفیسر سید عبد القادر

باقی صفحہ ۱۴ پر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید

چوہدری مبارک مصلح الدین احمد وکیل المال ثانی، ربوہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے "ایک رحمت کا نشان" کے طور پر ایک نہایت ہی اولوالعزم، سخت ذہین و فہیم، اسیروں کی رستگاری کا موجب اور دنیا کے کناروں تک شہرت پانے والا پسر موعود عطا فرمایا۔ اس موعود فرزند کے عظیم کارنامے رہتی دنیا تک یادگار رہیں گے۔ انہی میں سے ایک کارنامہ تحریک جدید ہے جو ۱۹۳۴ء میں خدائی منشا کے مطابق عین اس وقت جاری فرمائی جب جماعت چاروں اطراف سے مشکلات میں گھری ہوئی تھی۔ اُن دنوں بعض قوتیں ایک منظم سکیم کے تحت پورا زور صرف کر رہی تھیں کہ کسی طرح احمدیت کا وجود ہی ختم کر دیا جائے۔ حضرت فضل عمر نے ستمبر، اکتوبر اور نومبر ۱۹۳۴ء تک اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کے ساتھ بصیرت افروز خطبات دیئے جو احباب جماعت کے ایمان اور اخلاق کو بے حد بڑھانے کا موجب ہوئے۔ ان میں سے ایک خطبہ میں حضور نے فرمایا:۔

"اب وقت آگیا ہے کہ اس رنگ میں قربانی کریں جو بہت جلد نتیجہ خیز ہو کہ ہمارے قدموں کو اس بلندی تک پہنچا دے جس بلندی تک پہنچانے کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ دنیا میں (آئے) ہیں ....

پھر فرمایا:۔

"تم نے جس شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اقرار کیا ہے کہ تم اپنی جانیں اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی وجاہت سب کچھ اس پر قربان کر دو گے وہ تم سے قربانی کا مطالبہ کرتا ہے اور تمہارے مال تم سے مانگتا ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ تم آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو۔"

حضور کے ان خطبات سے جماعت میں ایک عجیب جوش اور ولولہ پیدا ہوا اور وہ زبان حال سے کہہ رہے تھے کہ کب وہ سکیم آوے جس کی نشان دہی ان خطبات سے ہو رہی ہے بالآخر ۲۳ر نومبر ۱۹۳۴ء کے خطبہ میں جماعت کو حضرت فضل عمر نے وہ عظیم سکیم دی جو "تحریک جدید" کے نام سے موسوم ہے۔ حضور نے فرمایا:۔

"مَیں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے وہ میری اس تحریک پر آگے آئے گا۔ اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے (اس بندہ) کی آواز پر کان نہیں دھریگا اس کا ایمان کھویا جائے گا۔"

نیز فرمایا:۔

"اگر تم نے احمدیت کو دیانتداری سے قبول کیا ہے تو اسے مردو! اور اے عورتو! تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو زمین و آسمان کا خدا گواہ ہے کہ جو کچھ مَیں کہہ رہا ہوں اپنے نفس کے لئے نہیں کہہ رہا خدا تعالیٰ ...... کے لئے کہہ رہا ہوں۔ تم آگے بڑھو اور اپنا تن، اپنا من اور اپنا دھن خدا ...... کے لئے قربان کر دو۔"

احباب جماعت، کیا بڑے کیا چھوٹے کیا بوڑھے کیا جوان، کیا عورتیں اور کیا بچے سب نے اس شان اور غیر معمولی جوش اور خوارق عادت شوق سے لبیک کہا کہ دسمبر اور وسط جنوری ۱۹۳۵ء تک حضرت فضل عمر کے مطالبہ ۲۷ ½ ہزار روپے سے چار گنا سے بھی زیادہ نقد اور وعدوں کی صورت میں اس تحریک کے اغراض کے لئے حضور کے قدموں میں لا ڈالا۔

یہ تحریک جماعت کی حفاظت، استحکام اور توسیع کے لئے نہایت ہی بابرکت ثابت ہوئی اس کا مقصد حضرت بانیٔ تحریک جدید کے الفاظ میں حسب ذیل ہے:۔

"تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جا سکے۔"

تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ کچھ افراد ایسے میسر آ جائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے (پیغام) کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں اور اپنی عمریں اس کام میں لگا دیں۔

"تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے۔"

ہمارے بزرگوں نے اپنی طاقت سے کہیں بڑھ کر اپنے اموال اس تحریک کے لئے پیش کئے اور ایک کثیر تعداد میں اپنی جوانی اور بچپن میں ہی زندگی وقف کر دی والدین نے اپنے بچے وقف کئے بعض نے اپنی جائیدادیں اور اپنی ساری آمدنیاں وقف کر دیں۔ چنانچہ ان بزرگوں کی قربانیوں کو اللہ تعالیٰ نے اس قدر برکت بخشی اور اس تحریک کو اس قدر غیر معمولی تائید سے نوازا کہ آج دنیا کے سو سے زیادہ ممالک میں احمدیت کے نام لیوا خدا کی توحید کا جھنڈا بلند کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں اس پر ہم خدا کا جتنا بھی شکر کریں کم ہے۔

تحریک جدید کے یہ شیریں ثمر جو ہم کھا رہے ہیں ان کا تقاضا ہے کہ ہم اپنے بزرگوں کی قربانیوں کو اپنے پیارے امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق، تاقیامت زندہ رکھنے کے لئے پوری کوشش کریں اور خود بھی اس تحریک میں کما حقہ، حصہ لیں اور اپنی اولاد اور زیر نگران افراد پر اس تحریک کی اہمیت واضح کرتے ہوئے انہیں بھی اس تحریک میں شمولیت کی تحریک کرتے رہیں۔

حضرت فضل عمر فرماتے ہیں:

"یاد رکھو (ایمان لانے والا) جب ایک کام کو ہاتھ میں لیتا ہے تو پھر خواہ کچھ ہو اُسے انتہا تک پہنچاتا ہے۔ پس یاد رکھو کہ استقلال ہی اصل چیز ہے اور استقلال کے معنٰی یہ ہیں کہ قربانیوں پر مداومت اختیار کی جائے۔"

"پس اے دوستو! مرنے سے پہلے اور وقت کے ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے اس تحریک میں حصہ لے لو کہ ...... پھر یہ دن نہیں آئیں گے۔"

"مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے (احمدیت) کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے۔ کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی۔ اور ان کی اولادوں کا خدا تعالیٰ خود متکفل ہوگا اور آسمانی نور ان کے سینوں میں اُبل کر نکلتا رہے گا اور دنیا کو روشن کرتا رہے گا۔"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس کے دیئے ہوئے مال اور اس کی دی ہوئی جان کی قربانی اس کی راہ میں کما حقہ، پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے رہیں۔

گھر سے تو کچھ نہ لائے سب کچھ تیری عطا ہے

فریج، ڈیپ فریزر، ائرکنڈیشنز
روم کولر اور واشنگ مشین کی
بہترین اور گارنٹی کے ساتھ مرمت کروایئے
فریج ماسٹر کولنگ سنٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ

محمود ٹیلی ویژن کمپنی
۲۱ ہال روڈ۔ لاہور
کلر، بلیک اینڈ وائٹ ٹیلی ویژن
فلپس، ہٹاچی، نیشنل
سونی، اورینٹ اینڈ ریفریجریٹرز
ائرکنڈیشنرز - واشنگ مشین
ڈیپ فریزر
فون نمبر ۶۱۶۲۴ - ۲۲۶۵۰۸

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بقیہ: سلطان البیان

صاحب ایم۔ اے نے حضور کی ایک تقریر سن کر اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا:

"حضرات میں نے بھی کچھ تاریخی اوراق کی ورق گردانی کی ہے اور آج شام کو جب میں اس ہال میں پہنچا تو مجھے خیال تھا کہ اسلامی تاریخ کا بہت سا حصہ مجھے بھی معلوم ہے اور اس پر میں اچھی واسطے زنی کر سکتا ہوں لیکن اب جناب مرزا صاحب کی تقریر کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ میں ابھی طفل مکتب ہوں اور میری علمیت کی روشنی اور جناب مرزا صاحب کی علمیت کی روشنی میں وہی نسبت ہے جو لیمپ کی بجلی کی روشنی سے ہے

حضرات جس فصاحت اور علمیت سے جناب مرزا صاحب نے اسلامی تاریخ کے ایک نہایت مشکل باب پر روشنی ڈالی ہے وہ انہی کا حصہ ہے۔"

ایک اور عالم دین جن کا جماعت سے کوئی تعلق نہ تھا قادیان تشریف لے گئے جہاں انہیں حضور کی جلسہ سالانہ کی تقریر سننے کا موقع ملا وہ اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"جس وقت میں نے حضرت... کو سٹیج پر تقریر کرتے سنا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک بحر ذخار ہے کہ جس میں سے موتی و گہر اُبل اُبل کر نکل رہے ہیں جناب کی تقریر دلپذیر کچھ ایسی مضبوط اور جامع تھی کہ اس کا ہر پہلو ایک بڑے سے بڑے پرمغز لیکچرار کو بھی کنویں میں جھکا رہا تھا صاف اور سادی اتنی کہ ہر جاہل اور پرمغز اس سے مستفید ہو رہا تھا ...... تقریر میں قصہ کہانیاں نہیں بلکہ وہ مفید عام باتیں کہ جن پر واقعی آج — زندگی اور موت کا سوال ہے۔ پھر معارف — وہ کہ جن سے روح زندہ ہو...... پھر استقامت کا یہ عالم کہ ۱/۲ ۲ بجے سے جو تقریر شروع کی تو متواتر کسی رکاوٹ کے بغیر...... رات کے آٹھ بجا دیئے۔ ممکن ہے کوئی کہے۔ صاحب یہ کون سی عجیب بات ہے کہ چھ گھنٹے متواتر تقریر کی۔ سیاسی لیڈر تو آٹھ آٹھ گھنٹے بولتے رہتے ہیں۔ اجی حضرت کہاں سیاست دنیوی اور کہاں معارف!! زمین و آسمان کا مقابلہ...... یہ کیفیت روحانی تھی جو میں نے آنجناب کی تقریر میں دیکھی نہ صرف ایک دن بلکہ دونوں دن اور میں تعجب کرتا تھا کہ یہ کیا زبردست انسان ہے جو باوجود نہایت کمزور جثہ ہونے کے وہ طاقت اپنے اندر رکھتا ہے جو بڑے بڑے جسیم مقرر اس کے مقابلہ میں شمہ برابر بھی نہیں رکھتے۔"

تاثرات قادیان ص۱۸۴

ہستی باری تعالیٰ۔ منہاج الطالبین۔ تعلق باللہ سیر روحانی۔ ملائکۃ اللہ مسئلہ تقدیر۔ حقیقت الرؤیا۔ نظام نو۔ اقتصادی نظام وغیرہ آپ کی بے شمار تقاریر میں سے چند ایک کے نام ہیں ان کی افادیت۔ علمیت۔ اثر انگیزی کا اندازہ کرنے کے لئے ان تقاریر کا مطالعہ ضروری ہے ؎

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

بقیہ برگ و بار

افریقہ کی دولت میں سے کچھ میں بھی تو حصہ پالوں۔ اس لئے جماعت احمدیہ اس کام کی نگران ہوگی۔ اور یہ دیکھے گی کہ جو بھی نئے روابط پیدا ہوتے ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی افریقہ کو لوٹنے کیلئے نہیں ہوگا۔ بلکہ ہم دولتوں کے رخ پلٹانے کی کوشش کریں گے۔ ان زمانوں کو تبدیل کر دیں گے۔ جب افریقہ سے دولتیں باہر کی طرف بہا کرتی تھیں۔ اب ہمارا مقصود اور ہماری کوشش یہ ہے دعا یہ ہے اور ہماری ساری تمنائیں یہ ہیں کہ باہر کی دنیا کی طرف سے دولتیں افریقہ کی طرف بہنے لگیں اور سینکڑوں سال سے افریقہ جو اپنے حقوق سے محروم کیا گیا ہے وہ دوبارہ اپنے حقوق کو حاصل کر لے۔ یہ وہ عزم ہے اور بہت بڑی بات ہے اور ارب ہا ارب کے معاملات ہیں جن کی بات میں کر رہا ہوں۔

ہمارے پاس تو جماعتی لحاظ سے چند لاکھ بھی نہیں ہیں اس معاملے میں پیش کرنے کے لئے۔ لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ دل جو خدا کی محبت کے نتیجہ میں فیصلے کرتے ہیں۔ خدا کی قسم خدا کبھی ان کو ضائع نہیں کیا کرتا۔ ان کی آرزوئیں آسمان پر پوری کی جاتی ہیں اور زمین پر بھی۔ ان کے پورے ہونے کے سامان پیدا کئے جاتے ہیں۔ اس لئے آپ کامل یقین رکھیں کہ بظاہر یہ انہونی باتیں ہیں۔ بظاہر ناممکن باتیں ہیں مگر ہم غریبوں اور ادنیٰ غلاموں کو خدا یہ توفیق بخشے گا کہ افریقہ کو تمام دنیا کی قید کی زنجیروں سے ہم آزاد کرنے کا موجب بنیں گے۔ (نعرے) بلال رضی اللہ عنہ حبشی کا نعرہ بھی لگائیں جن کے ذریعے افریقہ کے لئے نور پھوٹا ہے (نعرے بلال حبشی رضی اللہ عنہ زندہ باد)

جدید نسخہ جات کے سیمپلز اور لٹریچر

ڈاکٹرز (ایم بی بی ایس) ہومیوپیتھک ڈاکٹرز اور حکیم حضرات کیلئے خط آنے پر مفت ارسال کئے جاتے ہیں۔

کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ

فون: سیلز آفس ۱۷۷ : کلینک ۶۰۶ : رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷

محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں

الرؤف جیولرز

پرو پرائیٹر۔ سید رؤف علی

خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد

کراچی فون نمبر: ۶۱۷۰۶۹

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد، مرض اٹھرا کی شکار دکھیا عورتوں کے لیے

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام دواخانہ حکیم نظام جان

ہیڈ آفس: چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ پوسٹ بکس ۲۲۲ فون: ۳۹۹۷

حکیم نظام جان صاحب کے فرزند حکیم انوار احمد جان

- ہر ماہ کی ۵-۶-۷ تاریخ کو کوٹھی نمبر ۱ دارالعلوم غربی ربوہ
- ہر ماہ کی ۸ تاریخ کو بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین
- ہر ماہ کی ۱۲ تا ۱۸ تاریخ کو ۲-بی روڈ بالمقابل شیش محل بس سٹاپ یو بی ایل بالائی منزل لیاقت آباد کراچی نمبر ۱۹

اور

- ہر ماہ کی ۲۵ تا ۳۰ تاریخ کو چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ ملتان میں مطب فرماتے ہیں

ہر جگہ خواتین کیلئے معائنہ کا انتظام ہے

مینیجر: دواخانہ حکیم نظام جان

اقصیٰ چوک کالج روڈ ربوہ

فون ۵۵۸

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اکسیر جگر
کمی خون سفیدی خون ضعفِ جگر کے لئے اکسیر دوا

سرمہ ممیرا خاص
گکرے کمزوری نظر چھروں کی خارش کے لئے مفید سرمہ

فشار الدم
HIGH اور LOW بلڈ پریشر کے لئے از حد مفید دوا

اکسیر بخار
ہر قسم کے بخار کو صرف ایک خوراک میں ختم کرتی ہے

طلق
ہر قسم کے یرقان کو جڑ سے ختم کرنے والی دوا

حبِ سیاہ
پھوڑے پھنسیاں، خارش زہرباد مصفی خون ہے

جدید دواخانہ خدمت خلق
گولبازار ربوہ پوسٹ بکس نمبر ۵۸

ہر قسم کا مال خریدنے کیلئے
گلشن بیکری
پر تشریف لائیں۔
نزد ایوانِ محمود ربوہ

چھوٹا قد کورس
DWARFISHNESS COURSE

تین ماہ کی ادویات پر مشتمل کورس قیمت -/۱۰۰ علاوہ ڈاک خرچ
لٹریچر -/۳ کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں
کیور ٹیومیڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون میلز ۱۷۱ ۔ کلینک ۶ ۔ ۶۰ رہائش ڈاکٹر ۶۰

ہر گھر کی پسند
سویاں رحمت
تیار کردہ: نعمت کرامت گول صابن والا
فون: پی پی ۲۳۲۵۸ فیصل آباد

نور الیکٹرک گورنمنٹ لائسنسڈ وائرنگ کنٹریکٹر

واپڈا کے ضوابط اور الیکٹرک رولز کے مطابق وائرنگ الیکٹریفیکیشن کا تخمینہ، وائرنگ ٹیسٹ رپورٹ، موٹر وائنڈنگ اور معیاری سامان بجلی کے لئے ہماری خدمات سے استفادہ کریں۔ نیز پریشر ککر، واٹر کولر، گرائنڈر۔ اور جوسر کے سپیئر پارٹس اور ریپئرنگ کے لئے تشریف لائیں۔ — ریلوے روڈ ربوہ

پرانے ضدی اور پیچیدہ امراض
کا خالص جرمن ادویات سے کامیاب علاج۔ خود ملیں یا ڈاک سے دوا منگوائیں
ہومیو ڈاکٹر سید عبدالرحمٰن D.H.M.S / R.H.M.P
شاہ ہومیوپیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

فون ۹۰۵
خارش خشک ہو یا تر صرف تین یوم میں آرام
نصرت دواخانہ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

القیصر نفیس زری ٹیلرز
احمدیہ مارکیٹ ۔ گولبازار ربوہ

- برقعہ ۔ سوٹ ۔ ساڑھیاں ۔ دوپٹے
- غرارہ سیٹ ۔ میکسی ۔ سلمہ ستارہ
- کشیدہ کاری اور کڑھائی کا مرکز

The Largest Processors of Fresh Fruit Products

Fruit Juices & Squashes, Jams, Jellies, Marmalades, Pickles, Ketchup, Garden Peas, Vegetables etc.
Shezan International Limited, BUND ROAD, LAHORE.
adcom S198C15

بھٹی ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمت بازار ربوہ

عموماً تمام امراض کے علاوہ خصوصاً بچوں کی امراض اعصابی دردیں۔ بواسیر۔ پائیوریا۔ رسولیاں جلدی امراض۔ پیٹ کے کیڑے، گردہ مثانہ کی امراض، بدہضمی کا بفضل خدا کامیاب علاج کیا جاتا ہے۔ نیز غیر ملکی سیل بند ادویات دستیاب ہیں۔
ہومیو ڈاکٹر منصور احمد بھٹی پریکٹیشنر ۱۹۳۷ء
ہومیو ڈاکٹر مسرور کریم بھٹی D.H.M.S / R.M.P

حضرت حکیم نظام جان کے
مشہور دواخانہ پر
حکیم عبدالحمید اعوان
ہر ماہ کی ۵-۶-۷ تاریخ کو اقصیٰ چوک (نزد لیٹر بکس) ربوہ میں حاضر ہوتے ہیں
خواتین کیلئے معائنہ کا مستقل طور پر انتظام ہے
مینیجر: **مشہور دواخانہ**
نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک ربوہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

دوا تدبیر ہے اور
دُعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

٭ ہمدردانہ مشورہ
٭ اور قابل اعتماد
اصولی علاج کیلئے

مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)
گولبازار ربوہ
پوسٹ بکس ۶۰
فون نمبر ۶۳۴

مکمل فہرست ادویہ مع جنتری مفید طبی معلومات پر مشتمل مفت طلب فرمائیں

جانوروں کا اپھارہ
شفقل اور برسیم سے ہونے والا
نیز سرکن، گل گھوٹو، منہ کھر، اکھار (خونی پیشاب)
زہرباد، تھنوں کی سوزش، کمی دودھ۔ داد، تک وغیرہ کے کامیاب نسخوں پر مشتمل
لٹریچر ۳ر کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں

ہومیوپیتھی کیمپ (رجسٹرڈ) ربوہ
فون
سیلز ۱۷۷، کلینک ۶۰۱، رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷

کہکشاں ہاؤسنگ سکیم
(حکومت پنجاب سے منظور شدہ)
٭ مجید بلاک کی خریداری کیلئے ہم سے رجوع کریں
٭ ہمیں دارالصدر، دارالرحمت اور ناصر آباد میں خالی پلاٹ فوری طور پر درکار ہیں فروخت کرنے کے خواہشمند ہم سے رابطہ کریں
٭ زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے ربوہ کا سب سے پہلا اور با اعتماد ادارہ

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ ربوہ
فون دفتر: ۵۳۵

صحیح اور مکمل تشخیص قابل اعتماد

مجرب ادویات کا مرکز
خصوصاً نرینہ اولاد سے محروم اٹھرا کے مریضوں اور بے اولاد حضرات کے لئے سال ہا سال سے بے لوث خدمت کرنے والا واحد ادارہ۔ فہرست ادویات مفت طلب فرمائیں۔

دواخانہ خدمت خلق جدید گولبازار
ربوہ ۔۔۔ فون نمبر ۶۵۹

معدہ کیلئے مفید
عرق نور
قیمت ۲۰/-

سرمہ طفیل
کورس تین شیشی قیمت ۱۲/-

مرض مریض کی نبض دیکھ کر بتائی جاتی ہے
حکیم محمد طفیل
معرفت کوٹھہ کلاتھ ربوہ
فون 704

معیاری بیکری کا نام
رحمٰن بیکرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 330
تقریبات کیلئے آرڈر پر بھی مال تیار کیا جاتا ہے

نظر اور دھوپ کی عینکیں
عام مرمت مفت کی جاتی ہے
داؤد بھائی چشمے والے
رحمت بازار ربوہ

جوبلی سٹور
اشیائے خورد و صرف ہمارے ہاں مناسب قیمت پر خرید فرمائیں
جوبلی سٹور رحمت بازار ربوہ

A COMPLETE RANGE OF DEEP FREEZERS

UNIVERSAL FREEZERS

▲ Ice Cream Cabinet
▲ Yogurt Freezers
▲ Bottle Freezers
▲ Deep Freezers

UNIVERSAL

Universal Appliances

P. O. Box 1400 Lahore Ph : 323751 Telex : 44912 TEKNO PK

ڈیلرز ربوہ: **بھائی بھائی ٹریڈرز** بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ

ہمارے ہاں گاڑیوں کے ٹائر و ٹیوب ولکنائز کیے جاتے ہیں نیز گاڑیوں کے سلنسر ویلڈنگ کیے جاتے ہیں اور سٹین لیس سٹیل کے برتنوں کو مضبوط ٹانکا لگایا جاتا ہے۔ کام تسلی بخش کیا جاتا ہے

منصور سائیکل اینڈ ویلڈنگ ورکس
(پروپرائٹر: منصور احمد بوٹا) اقصیٰ چوک ربوہ

عثمان الیکٹرونکس
ڈیلرز: ریفریجریٹرز، ایرکنڈیشنز، واشنگ مشین
ڈیپ فریزر۔ کلر اینڈ بلیک اینڈ وائٹ ٹی وی
۱۔ حجاب بلڈنگ نزد میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ، لاہور
فون نمبر ۲۲۳۲۰۴ - ۵۳۱۰۵